حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے دل افروز واقعات پر مبنی تصنیف
بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ
کے
سو واقعات
مصنف:
علامہ محمد مسعود قادری
ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے دل افروز واقعات پر مبنی تصنیف

بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

کے

سو واقعات

مصنف:

علامہ محمد مسعود قادری

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 37352022

نام کتاب: حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ عنہ کے سو واقعات

مصنف: علامہ محمد مسعود قادری

پبلشرز: اکبر بک سیلرز

تعداد: 600

قیمت: 120/-

ملنے کا پتہ

ناشر
اکبر بک سیلرز

زبیدہ سینٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 042-7352022
Mob: 0300-4477371

انتساب

سلطان الہند، خواجہ خواجگان

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

زیست ہے کتنی مختصر وقفِ بہارِ غم نہ کر
لذتِ صبح عیش اٹھا شامِ الم نہ کر قبول
عظمت فقر پر نثار شان و شکوہ قیصری
چن لے عرب کی سادگی شانِ عجم نہ کر قبول

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	حرفِ ابتداء	11
	مختصر حالات	13
ا۔	مادرزاد ولی	15
۲۔	بوقت ولادت والدہ کا دودھ نہ پیا	16
۳۔	ابتدائی تعلیم	17
۴۔	خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ سے پہلی ملاقات	18
۵۔	خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ سے دوسری ملاقات	19
۶۔	خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ سے جدائی گوارا نہ تھی	21
۷۔	روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مراقبہ	22
۸۔	پیرانِ پیر رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضری کی سعادت	23
۹۔	خرقہ وہی زیب تن کر سکتا ہے جو اس کا حق ادا کرے	24
۱۰۔	ایک درویش کا حضرت خضر علیہ السلام کے لئے دعا کرنا	26
۱۱۔	ایک درویش کی معراج کا قصہ	29
۱۲۔	انسان کی غفلت	32

حرفِ ابتداء

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور انتہائی رحم والا ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر بے شمار درود و سلام۔

اللہ تعالیٰ کا ہم پر بڑا احسان ہے کہ اس نے اپنے برگزیدہ بندوں کو مبعوث فرمایا اور ان کے ذریعے بنی آدم کی اصلاح فرمائی۔ اللہ عزوجل کے برگزیدہ بندوں میں سب سے پہلی صف میں انبیاء کرام علیہم السلام کا شمار ہوتا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی باقی مخلوق پر ترجیح دی اور رشد و ہدایت کے لئے انہیں چنا اور انہیں اللہ عزوجل نے شریعت عطا فرمائی۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے گروہ کے آخری سالار خاتم الانبیاء، وجہ تخلیق کائنات، محبوبِ کبریاء، رحمت للعالمین، احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو شریعت عطا کی گئی اس پر عمل پیرا ہونا رہتی دنیا تک ہر بنی نوع انسان کے لئے لازم ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت ہی اخروی کامیابی کی کنجی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری وصال کے بعد بنی نوع انسانوں کی رشد و ہدایت کا بیڑا اللہ تعالیٰ کے ان برگزیدہ بندوں نے اٹھایا جنہوں نے اپنی زندگیاں دین اسلام کے لئے وقف کر دیں اور دین اسلام کی ترقی و ترویج کے لئے دن رات کوشاں رہے اور مخلوقِ خدا کی رشد و ہدایت کا فریضہ انجام دیتے رہے۔

اللہ تعالیٰ کے ان برگزیدہ بندوں میں "بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ" بھی ہیں جنہوں

اپنی زندگی شریعت مطہرہ پر عمل پیرا ہو کر بسر کی اور اہل طریقت کے احوال و مقامات سے بخوبی واقف تھے اور منصب ولایت پر فائز تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ رشد و ہدایت کا منبع تھے اور ایسے بحر بے پایاں تھے کہ ایک عالم آپ رحمۃ اللہ علیہ سے سیراب ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہ کر ناقص، کمال کو پہنچے اور کمال والے قرب حق کے حقدار ہوئے۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ علم ظاہری و باطنی پر کامل عبور رکھتے تھے یہی وجہ ہے شریعت وطریقت کے اصولوں سے بخوبی واقف تھے اور لوگوں کی رہنمائی کا فریضہ وہی انجام دے سکتا ہے جو شریعت وطریقت کے اصولوں سے نہ صرف واقف ہو بلکہ خود بھی ان پر عمل پیرا ہو اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی شریعت وطریقت کا مثالی نمونہ تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فیضیافتگان کی تعداد ہزاروں میں ہے جنہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیغام کو دنیا کے ہر گوشے تک پہنچایا۔

زیر نظر کتاب ''بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے سو واقعات'' کو ترتیب دینے کا مقصد یہی ہے کہ ہم آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ ہوں اور ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ بارگاہِ خداوندی میں التجا ہے کہ وہ اس عاجز کی کاوش کو قبول فرمائے اور ہمیں حقیقی معنوں میں سچا اور پکا مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مسعود قادری

مختصر حالات

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کا اسم مبارک ''مسعود'' ہے جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد حضرت قاضی جمال الدین سلیمان رحمۃ اللہ علیہ نے بوقت پیدائش رکھا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دورانِ سیاحت حضرت فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی تو حضرت فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا نام عطا کیا جس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرید الدین مسعود رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے شہرت پائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب چند واسطوں کے بعد خلیفہ دوم امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد کا اسم گرامی حضرت قاضی جمال الدین سلیمان رحمۃ اللہ علیہ ہے جبکہ والدہ ماجدہ کا اسم گرامی حضرت بی بی قرسم خاتون رحمۃ اللہ علیہا ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والدین دونوں کا شمار خاصانِ خدا میں ہوتا ہے اور یہ والدین کی تربیت کا اثر تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ بچپن سے ہی نیک سیرت تھے اور عبادت و ریاضت کا شغف رکھتے تھے۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ۵۷۱ھ میں قصبہ کوٹھیوال میں ہوئی۔ اس کے علاوہ بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش کے متعلق کئی اقوال معروف ہیں مگر ہم حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر اکتفا کرتے ہیں۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ ابھی کم سن تھے کہ والد بزرگوار وصال فرما گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم و تربیت کی تمام ذمہ داری والدہ نے نہایت احسن طریقے سے انجام دی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ جب ظاہری علوم سے فارغ ہوئے تو قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے دست اقدس پر سلسلہ عالیہ چشتیہ میں بیعت ہوئے اور سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ سیر و سیاحت میں بھی بسر کیا اور دورانِ سیاحت کئی نامور اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی صحبت اختیار کی اور ان سے کسب فیض کیا۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی دین اسلام کی ترقی و ترویج کے لئے وقف کر رکھی تھی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے رشد و ہدایت کے لئے پاک پتن کو اپنا مرکز بنایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ہزاروں لوگ فیضیاب ہوئے اور دنیا کے گوشے گوشے میں دین اسلام کا پرچم بلند کیا۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کا بیشتر وقت عبادت و ریاضت میں بسر ہوتا تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ پر عشق حقیقی کا غلبہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ طریقت کے ساتھ ساتھ شریعت مطہرہ کے بھی پابند تھے اور نماز روزہ کی باقاعدہ پابندی کیا کرتے تھے۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے ۵ محرم الحرام ۶۶۴ھ کو ۹۳ برس کی عمر میں اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پاک پتن میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حجرہ میں ہی مدفون کیا گیا جہاں آج آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے اور ہزاروں عقیدت مند روزانہ مزارِ پاک پر حاضری کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

قصہ نمبر ۱

مادر زاد ولی

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ مادر زاد ولی تھے۔ کتب سیر میں منقول ہے کہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ شکم مادر میں تھے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ حضرت بی بی قرسم خاتون رحمۃ اللہ علیہا کو خواہش ہوئی کہ وہ بیر کھائیں اور اس وقت ہمسایہ کے گھر میں ایک بیری کا درخت تھا۔ حضرت بی بی قرسم خاتون رحمۃ اللہ علیہا نے ہمسایہ کی اجازت کے بغیر چند بیر توڑ لئے اور جب انہیں کھانے کا ارادہ کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شکم مادر میں حرکت کی جس کی وجہ سے وہ بیر گر گئے اور یوں حضرت بی بی قرسم خاتون رحمۃ اللہ علیہا بیر نہ کھا سکیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب سن بلوغت کو پہنچے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن والدہ سے کہا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہا کو یاد ہے کہ ایک مرتبہ جب میں آپ رحمۃ اللہ علیہا کے شکم میں تھے آپ رحمۃ اللہ علیہا نے بغیر اجازت ہمسایہ بیر کھانے چاہے اور میں نے حرکت کی جس کے بعد وہ بیر گر گئے اور یوں آپ رحمۃ اللہ علیہا وہ بیر نہ کھا سکیں۔ حضرت بی بی قرسم خاتون رحمۃ اللہ علیہا نے بیٹے کی بات سنی تو جان گئیں کہ ان کا بیٹا اللہ تعالیٰ کا ولی ہے اسی لئے اس نے جب شکم میں حرکت کی اور میں وہ مشتبہ بیر نہ کھا سکی تھیں۔

○......○......○

قصہ نمبر ۲

بوقت ولادت والدہ کا دودھ نہ پیا

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ ۲۹ شعبان المعظم کو پیدا ہوئے اور لوگوں میں رمضان المبارک کے چاند کے مسئلہ کی وجہ سے اختلاف پیدا ہو گیا تھا کیونکہ اس وقت آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے اور چاند دیکھنا محال تھا۔ لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا ہم بادلوں کی وجہ سے چاند نہیں دیکھ پا رہے تھے اور اس پریشانی میں مبتلا ہیں کہ آیا ہم روزہ رکھیں یا نہ رکھیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد نے فرمایا کہ فتویٰ کے مطابق چاند کی ۲۹ تاریخ کو اگر مطلع ابر آلود ہو تو ۳۰ دن پورے کرنے لازم ہیں اور میرا کہنا یہی ہے کہ تم ۳۰ دن پورے کرو۔ لوگ حضرت قاضی جمال الدین سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کے جواب سے مطمئن نہ ہوئے اور لوگ کوٹھیوال میں مقیم ایک مجذوب کے پاس گئے اور اس سے رمضان المبارک کے چاند کا مسئلہ دریافت کیا۔ مجذوب نے کہا اس وقت قاضی جمال الدین سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں جو بچہ پیدا ہوا ہے وہ اگر ماں کا دودھ پی لے تو جان جانا کہ کل روزہ نہیں ہے اور اگر دودھ نہ پیئے تو جان لینا کہ کل روزہ ہوگا۔ لوگ دوبارہ حضرت قاضی جمال الدین سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نومولود کے دودھ پینے کے متعلق دریافت کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بچے نے دودھ نہیں پیئے چنانچہ لوگ جان گئے آج یکم رمضان المبارک ہو چکی ہے۔

○......○......○

قصہ نمبر ۳

ابتدائی تعلیم

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک چار برس تھی جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد حضرت قاضی جمال الدین سلیمان رحمۃ اللہ علیہ وصال فرما گئے تھے چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم و تربیت میں کوئی کسر باقی نہ رہنے دی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قصبہ کوٹھیوال میں ہی قرآن مجید کی ابتدائی تعلیم حاصل کی اور کوٹھیوال میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے استاد سیّد نذیر احمد تھے اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قاری محمد سے قرآن مجید حفظ کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بچپن سے ہی ذہین تھے اور جب ابتدائی تعلیم سے فارغ ہوئے تو پھر فارسی اور عربی کی تعلیم حاصل کی اور فقہ و نحو پر عبور حاصل کیا۔ بعدازاں ملتان تشریف لے گئے اور مولانا منہاج الدین رحمۃ اللہ علیہ کی شاگردی اختیار کی اور مولانا منہاج الدین رحمۃ اللہ علیہ سے تفسیر، منطق، ہیئت، ریاضی اور دیگر مروجہ علوم کی تعلیم حاصل کی۔

O.......O.......O

واقعہ نمبر ٤

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ سے پہلی ملاقات

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ ملتان میں مولانا منہاج الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں درس وتدریس کے لئے موجود تھے اور ایک دن مسجد میں فقہ حنفی کی کتاب ''نافع'' کا مطالعہ فرما رہے تھے کہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں تشریف لائے اور حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں مقیم تھے۔ انہوں نے پہلی نگاہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے باطن کی پاکیزگی کو پالیا اور فرمایا بیٹا! کیا پڑھ رہے ہو؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا حضور! نافع پڑھ رہا ہوں۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا انشاء اللہ نافع ہی ہوگا۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنتے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کیفیت بدل گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ والہانہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں گر پڑے اور عرض کیا حضور! میرا نفع آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نظر کرم پر منحصر ہے۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں اس وقت حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں مقیم ہوں تم مجھ سے وہاں ملاقات کرنا اور یہ فرما کر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ چل دیے۔

واقعہ نمبر ۵

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ سے دوسری ملاقات

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ اس بات سے لاعلم تھے کہ یہ بزرگ ہستی کون ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ شب انتہائی بے چینی میں بسر کی اور اگلے دن بعد نمازِ فجر حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ کی جانب روانہ ہوئے اور جب وہاں پہنچے تو ایک جم غفیر تھا جو حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لئے وہاں موجود تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خدام سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ جن بزرگ سے کل ملاقات ہوئی تھی وہ سلطان الہند خواجہ غریب نواز حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید وخلیفہ اکبر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خادم سے کہا کہ میری حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کروا دو۔ خادم نے کہا یہ لوگ بھی اسی مقصد کے لئے آئے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی یہاں کھڑے ہو جائیں اور جس وقت وہ باہر تشریف لائیں تو وہ سب سے ملاقات کریں گے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے خود بلایا تھا اور تم ان سے کہو کہ طالب فرید آیا ہے۔ خادم نے جب اندر جا کر حضرت خواجہ قطب الدین

بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کو اطلاع دی تو حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم اسے فوراً لاؤ میں اسی کا منتظر ہوں۔ پھر جب آپ رحمۃ اللہ علیہ خادم کے ہمراہ خانقاہ میں داخل ہوئے تو اس وقت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف فرما تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں حضرات کو سلام کیا۔ دونوں حضرات نے سلام کا جواب دیا اور پھر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار نے حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ سے مسکراتے ہوئے فرمایا۔

"یہ میرا فرید (رحمۃ اللہ علیہ) ہے۔"

حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔

"ماشاء اللہ"

O.....O.....O

واقعہ نمبر ٦

خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہ سے جدائی گوارا نہ تھی

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہ آٹھ دن ملتان میں مقیم رہنے کے بعد واپس دہلی کی جانب عازمِ سفر ہوئے۔ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ بھی حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ چل دیئے اور جب ملتان سے باہر کچھ منازل طے کر چکے تو حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مولانا فرید (رحمۃ اللہ علیہ)! تم واپس لوٹ جاؤ اور اپنے ظاہری علوم کی تکمیل کرو اور سیر و سیاحت کرو کہ درویش کا کل اثاثہ یہی ہے اور جب تم اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کی صحبتؓ اختیار کرو تو دیکھو کہ کون کس مقام پر موجود ہے اور کیا کرتا ہے اور جب تم ان سب سے فارغ ہو تو پھر میرے پاس دہلی آنا میں تمہارا انتظار کروں گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو جدائی کے غم سے آنسو جاری ہو گئے مگر بوجہ حکم واپس ملتان لوٹ آئے اور ظاہری علوم کی تکمیل میں مشغول ہو گئے۔

O---O---O

واقعہ نمبر ۷

روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مراقبہ

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے اور حج بیت اللہ کی سعادت کے بعد مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہو کر قدم بوسی کی سعادت حاصل کی اور روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مراقبہ کیا۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کو دورانِ مراقبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا۔

"مولانا فرید رحمۃ اللہ علیہ! بارگاہِ الٰہی سے تمہیں خطہ پنجاب مرحمت فرمایا گیا ہے اور تم اجودھن میں مقیم ہو گے اور وہیں تمہاری تدفین ہو گی اور تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ اس خطے میں دین اسلام کو تقویت بخشے گا اور تم پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے گا۔"

O...O...O

واقعہ نمبر ۸

پیرانِ پیر رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضری کی سعادت

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ دورانِ سیاحت بغداد تشریف لے گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد میں پیرانِ پیر حضرت شیخ سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضری کی سعادت حاصل کی۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ مزارِ پاک پر پہنچے تو مزارِ پاک کا دروازہ بند تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خادم سے کہا وہ دروازہ کھول دے تاکہ میں قدم بوسی کی سعادت حاصل کروں۔ خادم نے کہا میں دروازہ نہیں کھولوں گا اور اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ واقعی درویش ہیں تو یہیں سے عرض کریں اگر قبولیت ہوگئی تو دروازہ خود بخود کھل جائے گا چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہیں کھڑے کھڑے السلام علیکم یا محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ کہا۔ مزارِ پاک سے آواز آئی وعلیکم السلام یا قطب رحمانی! اور پھر مزارِ پاک کا بند دروازہ خود بخود کھل گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مزارِ پاک میں داخل ہوئے اور قدم بوسی کی سعادت حاصل کی اور پھر پیرانِ پیر حضرت شیخ سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے تبرکات مبارکہ کی زیارت کی بھی سعادت حاصل کی۔

○...○...○

واقعہ نمبر ۹

خرقہ وہی زیب تن کرسکتا ہے جو اس کا حق ادا کرے

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں بغداد میں حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں موجود تھا اور اس وقت حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید جن میں حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی، حضرت شیخ جلال الدین تبریزی، حضرت شیخ اُحد الدین کرمانی اور حضرت شیخ برہان الدین رحمہم اللہ و دیگر موجود تھے اور اس وقت خرقہ کے متعلق گفتگو ہو رہی تھی۔ ایک شخص جو حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کا مرید تھا اس نے عرض کیا حضور! مجھے بھی خرقہ عطا کیا جائے؟ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آج تو تم سے معذرت ہے مگر تم کل آنا تمہیں خرقہ مل جائے گا۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ شخص چلا گیا اور رات اس نے خواب میں دیکھا کہ ملائکہ نے دو درویشوں کی گردنوں کو زنجیروں سے جکڑا ہوا ہے اور اسے کھینچتے لے جا رہے ہیں۔ اس نے ملائکہ سے پوچھا یہ کون ہیں؟ ملائکہ نے کہا ان میں ایک پیر ہے اور دوسرا مرید ہے، پیر نے مرید کو خرقہ دیا اور مرید نے خرقہ کا حق ادا نہ کیا اور یہ بازاروں میں گھومتا رہا اور حکمرانوں کی صحبت اختیار کرتا رہا اور اس نے خرقہ کا حق ادا

نہ کیا چنانچہ ہمیں حکم ہوا کہ اس پیر اور مرید دونوں کو زنجیروں میں جکڑ کر جہنم میں دھکیل دیا جائے۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ شخص بیدار ہوا اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسکراتے ہوئے فرمایا تم نے خرقہ والوں کا حال دیکھا اور خرقہ پہننے کا حق وہی رکھتا ہے جو اس کا حق ادا کرے اور اپنے مشائخ کی سنت پر عمل کرے۔ اور لوگوں سے قطع تعلقی اختیار کرے اور تمہارے لئے ابھی ستر حجاب ہیں لہٰذا خرقہ تمہیں زیبا نہیں اور اگر میں نے تمہیں خرقہ دیا تو پھر وہی معاملہ پیش آئے گا جو تم خواب میں دیکھ چکے ہو۔

O......O......O

واقعہ نمبر ۱۰

ایک درویش کا

حضرت خضر علیہ السلام کے لئے دعا کرنا

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جن دنوں میں دورانِ سیاحت بغداد میں مقیم تھا ایک دن میں دریائے دجلہ کے کنارے گیا اور وہاں میں نے ایک درویش کو دیکھا جو سطح آب پر اپنا مصلیٰ بچھائے نماز ادا کر رہے تھے۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو اپنا سر سجدے میں رکھ لیا اور بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا۔

"الٰہی! خضر علیہ السلام اس وقت گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں تو انہیں توبہ کی توفیق عطا فرما۔"

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابھی ان درویش کی دعا پوری نہ ہوئی تھی کہ حضرت خضر علیہ السلام ظاہر ہوئے اور ان سے پوچھا کہ میں کس گناہ کا مرتکب ہو رہا ہوں تم مجھے اس کے متعلق بتاؤ تاکہ میں تائب ہوں۔ وہ درویش بولے کہ آپ علیہ السلام نے جنگل میں ایک درخت لگایا اور اب اس کے سایہ میں آرام کرتے ہیں جبکہ آپ علیہ السلام کا کہنا ہے کہ میں مخلوقِ خدا کی دست گیری فرماتا ہوں۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت خضر علیہ السلام نے ان درویش کی بات سنی تو اسی وقت تائب ہوئے۔ پھر ان درویش نے حضرت خضر علیہ السلام کو ترکِ دنیا اور درویشی

کے حقوق سے آگاہ کیا اور کہا آپ علیہ السلام یوں رہیں جیسے میں رہتا ہوں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے ان سے پوچھا تم کیسے رہتے ہو؟ انہوں نے کہا میں ایسے زندگی گزارتا ہوں کہ اگر مجھے دنیاوی مال دیا جائے اور کہا جائے کہ اسے یوں خرچ کرو کہ تم سے اس کا کچھ حساب نہیں لیا جائے گا اور اگر تم نے اس مال کو نہ لیا تو تمہیں دوزخ میں ڈالا جائے گا تو میں دنیاوی مال کی بجائے دوزخ کو ترجیح دوں گا اور میں ایسا اس لئے کروں گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دنیا پر نگاہِ قہر ڈالی اور جس پر اللہ تعالیٰ نے نگاہِ قہر ڈالی میں اسے کیسے ترجیح دے سکتا ہوں چنانچہ میں دوزخ کو ترجیح دوں گا۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ان درویش کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ آگے بڑھ آؤ۔ میں نے سوچا کہ میں پانی میں کیونکر قدم رکھ سکتا ہوں؟ اور ابھی یہ خیال میرے قلب میں تھا کہ دفعتاً پانی پر راستہ بن گیا اور میں اس راستے سے ہوتا ان درویش کے پاس گیا اور وہ میری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا۔

> "مولانا فرید (رحمۃ اللہ علیہ)! چالیس برس ہوئے میں نے اپنا پہلو زمین پر نہیں لگایا اور نہ ہی ایک لمحہ کے لئے سویا ہوں اور جو رزق میرا مقدر ہے اسے جب تک خود خرچ نہ کرلوں قرار نہیں آتا اور حقیقی درویش وہ ہے جو اپنے مقدر کا بھی دوسروں پر خرچ کرے۔"

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان درویش کا رزق غیب سے مقرر تھا اور پھر جب کھانے کا وقت ہوا تو ان کے پاس پیالے کے دو شوربے اور چار روٹیاں آئیں۔ انہوں نے ایک پیالہ مجھے دیا اور دوسرا پیالہ اپنے سامنے رکھ لیا اور پھر ہم نے کھانا کھایا۔ جب رات ہوئی تو وہ درویش نمازِ عشاء کی ادائیگی کے بعد نوافل میں مشغول

ہو گئے اور میں نے بھی ان کی پیروی کی اور انہوں نے دو رکعت نفل میں چار مرتبہ قرآن مجید ختم کیا اور سلام پھیرنے کے بعد سجدہ میں چلے گئے اور گریہ و زاری میں مشغول ہو گئے اور بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا۔

"الٰہی! میں تیری شایانِ شان عبادت نہ کر سکا جس پر میں تجھ سے کہتا کہ میں نے تیری عبادت کی ہے۔"

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں نمازِ فجر کے بعد ان درویش نے مجھے روانہ کیا اور میں نے دیکھا کہ میں دریا کے کنارے پر موجود ہوں اور وہ درویش میری نگاہوں سے اوجھل ہو چکے ہیں۔ میں اس حیرانگی میں مبتلا تھا کہ وہ درویش کہاں چلے گئے؟

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سیاحت کے اس قصے کو بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ درویشی یہی ہے اور ان درویش کے پاس ایک ٹوٹے گھڑے کے سوا کچھ نہ تھا اور جب رات ہوتی تو وہ گھڑے کا پانی گرا دیتے اور دن رات اپنا احتساب کرتے اور تجرد و تفرید کی زندگی گزارتے تھے۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۱۱

ایک درویش کی معراج کا قصہ

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ اپنی سیاحت کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بغداد میں قیام کے دوران میں نے لوگوں سے بغداد کے صوفیاء کرام کے متعلق دریافت کیا تو لوگوں نے مجھے ایک ایسے درویش کا پتہ دیا جو دریائے دجلہ کے کنارے مقیم تھے۔ میں دریائے دجلہ کے کنارے گیا اور دیکھا کہ وہ درویش نماز میں مشغول ہیں۔ میں نے انتظار کیا کہ جب سلام پھیریں تو میں ملاقات کا شرف حاصل کروں۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے سلام عرض کیا۔ انہوں نے اشارہ سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ چنانچہ میں بیٹھ گیا اور ان درویش کا چہرہ انتہائی پر ہیبت تھا اور میں نے ایسا چہرہ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا اور ان کا چہرہ چودہویں کے چاند کی مانند دمک رہا تھا۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان درویش نے مجھ سے دریافت کیا تم کہاں سے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا حضور! ملتان سے آیا ہوں۔ انہوں نے فرمایا اگر کوئی کسی اللہ عزوجل کے برگزیدہ بندے کی خدمت میں حاضر ہوگا تو ایک دن وہ بھی اسی مرتبہ کا حقدار ہوگا جس مرتبہ پر وہ اللہ عزوجل کا برگزیدہ بندہ فائز ہے۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ان کی بات سنی تو خاموشی اختیار کی اور سر جھکا لیا۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ پچاس برس ہوئے میں اس جگہ مقیم ہوں اور یہ گھاس جو دیکھتے ہو یہ میری غذا ہے اور میں اولاد جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے ہوں اور کیا

میں تمہیں بتاؤں کہ کل رات شب معراج تھی اور اس رات کی کیفیت بیان کروں؟

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا حضور! ضرور اس کیفیت سے آگاہ کریں۔ انہوں نے فرمایا میں تیس برس سے نہیں سویا اور میں بھول چکا تھا کہ نیند کسے کہتے ہیں اور نہ ہی مجھے سے کچھ غرض تھی مگر کل رات اچانک مجھے اپنے مصلے پر نیند آ گئی اور میں نے خواب میں دیکھا کہ ستر ہزار فرشتے میری روح کو عالم بالا کی جانب لے جاتے ہیں اور جب وہ پہلے آسمان پر پہنچے تو وہاں کے فرشتے ہاتھ باندھے اللہ عزوجل کی حمد و ثناء بیان فرما رہے تھے۔ میں نے غیبی آواز سنی کہ ان فرشتوں کو اسی لئے پیدا کیا گیا ہے کہ یہ اللہ عزوجل کی حمد و ثناء بیان کریں۔ پھر میری روح کو اسی طرح دوسرے آسمانوں پر لے جایا گیا اور مجھے وہاں جو مشاہدات ہوئے وہ بیان سے باہر ہیں اور اللہ عزوجل کے انوار کی تعریف بیان کرنا ممکن نہیں۔ پھر مجھے عرش کے سامنے لایا گیا اور حکم ہوا کہ یہیں رک جاؤ اور پھر میں نے وہاں تمام انبیاء کرام و مرسلین علیہم السلام کو دیکھا اور پھر میری نگاہ اپنے جد امجد حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ پر پڑی اور میں نے انہیں سر جھکائے دیکھا۔ پھر مجھے پکارا گیا اور کہا گیا کہ تو نے عبادت کا حق ادا کر دیا اور تیری محنت کا صلہ یہ ہے کہ تجھے مقامِ علیین عطا کیا جاتا ہے۔ میں نے سر اٹھایا اور عرض کیا کیا میں اس سے آگے بڑھ سکتا ہوں؟ ندائے غیبی آئی کہ تیری معراج یہی تھی اور اگر تو نے اپنے اُمور میں ترقی کی تو تیرا مقام اس سے بلند ہو گا اور تیری رسائی حجاب عظمت تک ہو گی۔ پھر میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا اور اپنا سر ان کے قدموں پر رکھ دیا اور دیکھا کہ وہ سجدہ میں ہیں۔ میں نے عرض کیا حضور! یہ کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے فرمایا جب تمہیں لایا گیا تو مجھے یہ اندیشہ لاحق تھا کہ کہیں میرے خلاف تو کچھ نہیں ہونے لگا اور کہیں مجھے یہ شرمندگی نہ اٹھانی پڑے

کہ تیری اولاد نے فلاں غلطی کی ہے اور پھر میری آنکھ کھل گئی۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر ان درویش نے مجھ سے فرمایا کہ جو شخص اُمورِ خداوندی بجا لاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام بگڑے کام سنوار دیتا ہے چنانچہ تم بھی فرائض سے غافل نہ ہو اور کوشش کرو کہ شب بیداری کرو تا کہ اس نعمت کے حقدار بن جاؤ۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ان درویش کی خدمت میں کچھ دن تک رہا اور وہ درویش نمازِ عشاء ادا کرنے کے بعد نوافل میں مشغول ہو جاتے اور نوافل کی ادائیگی کے وقت اپنے پاؤں باندھ لیتے تھے اور تمام رات نوافل ادا کرتے ہوئے گزر جاتی یہاں تک کہ صبح کی سپیدی نمودار ہو جاتی۔

O......O......O

قصہ نمبر ۱۲

انسان کی غفلت

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جن دنوں میں دورانِ سیاحت بغداد میں مقیم تھا میری ملاقات ایک درویش سے ہوئی جن کا وقت یادِ خداوندی میں بسر ہوتا تھا۔ ایک دن وہ درویش نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے گھر سے نکلے تو ان کی نگاہ ایک نامحرم عورت پر پڑ گئی ان درویش نے اپنے دونوں ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھ لئے اور یا غفور یا غفور کا وِرد کرنے لگے۔ پھر جب نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے بعد گھر لوٹے تو بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا۔

"الٰہی! ان آنکھوں نے تیرا دیدار کیا ہے اور آج انہی آنکھوں نے ایک نامحرم کو دیکھ لیا پس تو اسے غیر کو دیکھنے سے محروم فرما دے۔"

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان درویش کا یہ فرمانا تھا کہ اُن کی بینائی جاتی رہی اور پھر انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ واقعہ بیان کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں سے بے تحاشا آنسو جاری ہو گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حاضرین محفل سے فرمایا کہ انسان کیسا غافل ہے کہ وہ مالک حقیقی کے سوا غیر کی جانب نگاہ دوڑاتا ہے اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ شعر پڑھا۔

چشمے کہ در رُخ تو بیند روا مدار
جز در جمال تو کہ دگر سو نظر کند

"وہ نگاہ جس نے تیرا رُخ دیکھا اسے کسی غیر کے حسن کی جانب
متوجہ نہ ہونے دے۔"

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابھی ان درویش کی بینائی گئے چند دن ہی گزرے تھے کہ انہوں نے کوئی ناپسندیدہ بات سماعت فرمائی چنانچہ اپنی انگلیاں کانوں میں ڈالتے ہوئے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا۔

"الٰہی! یہ وہ کان ہیں جنہوں نے تیرے ذکر کے سوا کچھ نہ سنا
اور آج انہوں نے ناپسندیدہ کلام سنا ہے چنانچہ تو انہیں سماعت
سے محروم فرما دے۔"

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جیسے ہی وہ درویش یہ دعا مانگ کر فارغ ہوئے ان کی قوتِ سماعت جاتی رہی اور پھر وہ اپنی نشست سے کھڑے ہوئے اور انہوں نے دو رکعت نماز ادا فرمائی اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور کہنے لگے کہ اب میں اس دنیا سے سلامتی کے ساتھ گزر جاؤں گا اور جس کے یہ دونوں حواس اس سے جاتے رہے وہ یقیناً دنیا سے ایمان کی سلامتی کے ساتھ رخصت ہوا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حاضرین محفل کو یہ شعر سنایا۔

گوشے کہ جز بنام تو اے دوست بشنود
کر باد چون بہر سخنے گوش بر کند

"وہ کان جنہوں نے دوست کے نام کے سوا کچھ سنا ان کا بہرہ
ہو جانا ہی اچھا ہے۔"

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ جب اس واقعہ کو بیان کر چکے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ زار و قطار رونا شروع ہو گئے اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کیا ہی اچھا ہو کہ میں بھی ایمان کی دولت کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہوں تا کہ قبر میں یہ دولت میرے بھی کام آئے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا چہرہ آسمان کی جانب اٹھایا اور بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا۔

"الٰہی! اس فقیر کی یہ آرزو ہے کہ یہ دنیا سے جب رخصت ہو تو ایمان کی سلامتی کے ساتھ رخصت ہو۔"

قصہ نمبر ۱۳

اولادِ آدم علیہ السلام کی مشابہت کا فرق

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بغداد میں قیام کے دوران میں مسجد کہف میں شیخ اوحدالدین کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس موجود تھا اور وہاں دیگر حاضرین بھی موجود تھے اور یہ بحث چل رہی تھی کہ جب ایک شخص دوسرے سے مشابہت نہیں رکھتا تو پھر ایک شخص کا طریقہ دوسرے سے مشابہ نہیں ہوسکتا۔ شیخ اوحد الدین کرمانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت پڑھی ہے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو کیسے پیدا کیا جبکہ ان کی اولاد کی آپس میں مشابہت نہیں ہے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے چہرے کو مکہ کی مٹی سے، سر مبارک کو بیت المقدس کی مٹی سے، ان کے جسم کو جنت کی مٹی سے بنایا اور ان کے اعضاء رئیسہ کو حوضِ کوثر سے بنایا اور ان کی آنکھوں کو دنیاوی مٹی سے بنایا اور جسم کے دیگر اعضا کو سراندیپ کی مٹی سے بنایا اور جب حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق مختلف جگہوں کی مٹی سے ہوئی تو ان کی اولاد میں بھی اسی لئے مشابہت نہیں پائی جاتی اور اگر حضرت آدم علیہ السلام کو ایک ہی مٹی سے بنایا جاتا تو پھر ان کی اولاد ایک دوسرے کو نہ پہچانتی۔

قصہ نمبر ۱۴

انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں بغداد میں قیام کے دوران دریائے دجلہ کے کنارے گیا تو وہاں میری ملاقات ایک ضعیف العمر درویش سے ہوئی اور وہ درویش صاحب حال تھے اور عبادت میں مشغول تھے۔ میں انہیں دیکھ کر وہیں ٹھہر گیا اور جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیتے ہوئے مجھے میرے نام سے پکارا۔ میں حیران ہوا کہ انہیں میرے نام کا علم کیسے ہوا؟ انہوں نے مجھے یوں سوچ میں گم دیکھا تو فرمایا کہ مجھے تمہارے نام سے اللہ تعالیٰ نے آگاہ کیا ہے۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں کچھ عرصہ ان درویش کی صحبت میں رہا اور جب افطار کا وقت ہوتا تو ایک شخص آتا جس کے سر پر ایک خوان ہوتا تھا اور پھر کچھ دیر میں وہاں مزید درویش جمع ہو جاتے اور وہ درویش سب کے ہاتھ دھلاتے تھے۔ ایک مرتبہ میں نے عرض کیا حضور! ہم ہاتھ خود دھو لیتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے کہ میزبان کو چاہئے کہ وہ مہمان کے ہاتھ دھو دھلائے۔

O...O...O

قصہ نمبر ۱۵

حضرت سیف الدین باخزری رحمۃ اللہ علیہ کی پیشین گوئی

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں دورانِ سیاحت حضرت سیف الدین باخزری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بخارا کے نابغہ روزگار اولیاء اللہ رحمہم اللہ میں ہوتا ہے۔ میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سلام کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سلام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اور اس وقت لوگوں کا ایک ہجوم ان کی خدمت میں موجود تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میری جانب اشارہ فرماتے ہوئے لوگوں سے فرمایا کہ اس شخص سے ایک زمانہ سیراب ہوگا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اپنی سیاہ گوڈری عطا فرمائی اور فرمایا کہ اسے زیب تن کرلو۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں چند دنوں تک حضرت سیف الدین باخزری رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہا اور میں نے دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دسترخوان پر بے شمار لوگ جمع ہوتے تھے اور ان میں سے کوئی بھی بھوکا نہ رہتا تھا حتیٰ کہ اگر کوئی دیر سے حاضر ہوتا تو اسے بھی کھانے کو ضرور ملتا تھا۔

O---O---O

قصہ نمبر ۱۶

بخارا میں ایک درویش سے ملاقات کا احوال

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ اپنی سیاحت کا ایک قصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جن دنوں میں بخارا کی ایک مسجد میں مقیم تھا مجھے پتہ چلا کہ یہاں ایک صومعہ ہے جہاں ایک درویش مقیم ہیں۔ میں ان درویش کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ درویش انتہائی جلالی تھے اور میں نے ان سے بڑھ کر جلال والا اور کوئی نہیں دیکھا۔ ان کی نگاہیں آسمان کی جانب بلند تھی اور وہ کسی سوچ میں گم تھے۔ میں ان کا منتظر رہا حتیٰ کہ تین دن بعد وہ اپنی کیفیت میں واپس لوٹے اور پھر میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا اور معذرت خوانہ انداز میں کہا تمہیں میری وجہ سے مشقت برداشت کرنا پڑی جس کے لئے میں معذرت چاہتا ہوں۔ پھر مجھ سے کہا کہ بیٹھ جاؤ۔ میں بیٹھ گیا اور پھر ان درویش نے مجھے بتایا کہ میں شمس العارفین رحمۃ اللہ علیہ کا نواسہ ہوں اور تیس برس سے اس جگہ پر مقیم ہوں اور مجھے اتنا عرصہ گزرنے کے بعد بھی حیرت اور وحشت کے سوا کچھ نہیں ملا کیا تمہیں اس کا علم ہے کہ اس کی وجہ کیا ہے؟

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے خاموشی سے سر جھکا لیا اور عرض کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ خود ہی فرمائیں کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ صراط مستقیم

ہے اور جس نے اس راستے میں نیک نیتی سے قدم رکھا وہ اس راستہ سے گزر گیا اور جس نے معمولی سی بھی غفلت کا مظاہرہ کیا وہ جل کر راکھ ہو گیا۔ پھر فرمایا کہ جب مجھے بارگاہِ خداوندی تک رسائی حاصل ہوئی تو ستر ہزار حجابات تھے اور مجھے حکم ہوا کہ اندر داخل ہو جاؤ۔ جب میں اندر داخل ہوا تو پہلا حجاب ہٹا دیا گیا اور میں نے وہاں فرشتوں کو دیکھا جو اپنی نگاہیں اٹھائے اپنی شان کے مطابق اللہ تعالیٰ سے التماس کر رہے تھے کہ ہم تیرے دیدار کے خواہاں ہیں۔ یوں میں نے تمام حجابات کو طے کیا اور ہر جگہ مجھے نئے نئے مقامات دکھائے گئے اور جب میں حجابِ خاص کے پاس پہنچا تو ندائے غیبی آئی کہ اس میں وہی داخل ہو سکتا ہے جو دنیا اور موجوداتِ دنیا سے تجرد ہو۔ میں نے عرض کیا میں سب کچھ ترک کر چکا ہوں۔ ندائے غیبی آئی کہ جب تم سب کچھ ترک کر چکے تو تم ہمارے ہو گئے اور پھر میری آنکھ کھلی تو میں اپنی جگہ پر ہی موجود تھا۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان درویش نے مجھ سے فرمایا کہ جو اس راستہ میں سب کچھ ترک کر دیتا ہے وہی حق کا ساتھی بنتا ہے۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے مغرب کی نماز ان درویش کے ساتھ ادا کی اور ادائیگی نماز کے بعد غیب سے دو پیالے جَو کے اور چار روٹیاں ظاہر ہوئیں۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ انہیں اندر لے آؤ اور پھر ہم دونوں نے مل کر وہ کھانا کھایا اور ایسا لذیذ کھانا میں نے پہلے کبھی نہیں کھایا اور اس کی حلاوت آج بھی میں محسوس کرتا ہوں۔ رات ہوئی اور ہم نمازِ عشاء کے بعد سو گئے۔ صبح جب میں بیدار ہوا تو وہ درویش وہاں موجود نہ تھے اور اس کے بعد ان کا کچھ پتہ نہ چلا کہ وہ کہاں گئے؟

قصہ نمبر ۱۷

صاحب حال درویش

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت اوحد الدین کرمانی رحمۃ اللہ علیہ سے سیوستان میں ملا اور میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سلام کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میرے سلام کا جواب دیا اور مجھے گلے سے لگاتے ہوئے فرمایا کہ یہ میرے لئے بڑی سعادت کی بات ہے کہ تم میرے پاس آئے۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں کچھ دنوں تک حضرت اوحد الدین کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں مقیم رہا اور ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں دس درویش تشریف لائے اور وہ سب صاحب حال تھے۔ دورانِ گفتگو کرامت پر بحث چھڑ گئی اور پھر ان میں سے ایک درویش نے کہا ہر کوئی اپنی اپنی کرامت دکھائے۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت اوحد الدین کرمانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حاکم سیوستان مجھ سے ناراض ہے اور وہ مجھے نقصان پہنچانا چاہتا ہے مگر اب وہ واپس سیوستان صحیح سلامت نہ لوٹے گا۔ ابھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا ہی تھا کہ ایک شخص خانقاہ میں داخل ہوا اور اس نے بتایا کہ حاکم سیوستان شکار پر گیا ہوا تھا ابھی ابھی یہ اطلاع پہنچی ہے کہ وہ گھوڑے سے گر کر مر گیا ہے۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اب میری باری آئی اور میں نے مراقبہ کیا۔ کچھ دیر بعد میں نے سر اٹھایا اور کہا کہ سب اپنی نگاہیں سامنے کریں۔ جب سب نے اپنی

نگاہیں سامنے کیں تو دیکھا کہ خانہ کعبہ سامنے موجود ہے۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان درویشوں نے کہا تم واقعی صاحب حال ہو۔ حضرت اوحد الدین کرمانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم تو اپنا کام کر چکے اب تم بھی اپنا کام کرو۔ ان درویشوں نے حضرت اوحد الدین کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو اپنے سر اپنے خرقوں میں دے دیئے اور وہاں سے غائب ہو گئے۔

O.......O.......O

قصہ نمبر ۱۸

سیوستان کے ایک درویش کا قصہ

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سیوستان میں قیام کے دوران مجھے پتہ چلا کہ شہر سے باہر ایک غار میں ایک درویش مقیم ہے جو ہر وقت یادِ خداوندی میں مشغول رہتا ہے۔ میں چند درویشوں کے ہمراہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ اس وقت قرآن مجید کی تلاوت فرما رہے تھے۔ جب قرآن مجید کی تلاوت سے فارغ ہوئے تو ذکر خداوندی میں مشغول ہو گئے۔ پھر کچھ دیر بعد ہماری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا میں نے بیس برس تک سیر و سیاحت کی اور پھر میں ایک درویش کی خدمت میں پہنچا جو ایک پہاڑی جنگل میں مقیم تھے اور وہاں کسی پرندے کا گزر نہ تھا۔ میں نے خیال کیا یہ اس جگہ کیسے رہتے ہوں گے جہاں کھانے کو کچھ دستیاب نہیں؟ ابھی یہ خیال میرے دل میں تھا ان درویش نے کہا تم حیران ہو کہ مجھے رزق کیسے ملتا ہے جبکہ تم اللہ تعالیٰ کو رازق مانتے ہو۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو رزق مقدر کیا ہے وہ ضرور ملے گا۔ پھر انہوں نے مجھے بیٹھنے کو کہا اور فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ کی قدرت کا نظارہ دیکھو۔ پھر انہوں نے فرمایا یہ جو پتھر سامنے پڑا ہے اسے توڑو اور جب میں نے وہ پتھر توڑا تو اس میں سے ایک کیڑا نکلا جس کے منہ میں سبز رنگ کا پتہ تھا۔ انہوں نے فرمایا دیکھو اللہ تعالیٰ نے کیڑے کو بھی پتھر میں رزق دیا تو کیا وہ مجھے میرا رزق نہیں دے گا؟

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ درویش کہنے لگے میں رات انہی کے ہاں

مقیم رہا اور افطار کے وقت ایک شخص آیا جس نے دو روٹیاں اور تھوڑا سا حلوہ ان کے سامنے رکھا اور جب وہ درویش تلاوتِ قرآن مجید سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ تم حیران تھے کہ میرا رزق کہاں سے آتا ہے تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے میرا رزق پہنچا دیا ہے۔ پھر جب صبح ہوئی تو میں ان سے رخصت ہوا اور اب تیس برس گزر چکے مجھے میرا رزق عالم غیب سے مل جاتا ہے۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہم ان درویش کے ہاں مقیم رہے اور جب شام ہوئی تو ہم نے ان کے ہمراہ نمازِ مغرب ادا کی اور پھر ایک شخص آیا جس کے سر پر خوان تھا اور اس نے وہ خوان ان کے سامنے رکھ دیا۔ ان درویش نے وہ خوان ہمارے آگے کر دیا اور پھر ہم سب نے اس سے سیر ہو کر کھایا مگر اس خوان سے کچھ بھی کم نہ ہوا۔ پھر ان درویش نے اپنے پاؤں سے زمین کو ٹھوکر لگائی اور وہاں سے پانی کا ایک چشمہ جاری ہو گیا۔ ہم نے وہ پانی پیا اور خوب سیر ہو کر پیا۔ پھر وہ خوان اور پانی کا چشمہ دونوں غائب ہو گئے۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں صبح ہوئی اور جب ہم ان درویش سے رخصت ہونے لگے اور مصافحہ کرنا چاہا تو میں نے دیکھا کہ ان کا ایک ہاتھ نہیں تھا۔ میں نے حیرانگی کا اظہار کیا تو انہوں نے فرمایا ایک دن میں تازہ وضو کے لئے غار سے باہر نکلا تو مجھے ایک دینار ملا۔ میں نے وہ دینار اٹھا لیا۔ اسی وقت غیب سے آواز آئی کہ تو جھوٹا ہے اور تو کہتا تھا کہ میں متوکل ہوں اور میرا وعدہ بھی تجھ سے یہی تھا کہ اگر تو نے توکل کیا تو میں تیرے رزق کا ضامن ہوں گا مگر تو نے اس دینار کو اٹھاتے ہوئے اپنے وعدے کو فراموش کر دیا۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان درویش نے کہا کہ جب میں نے غیب سے

آواز سنی تو فوراً وہ دینار پھینک دیا اور اپنا وہ ہاتھ جس نے اللہ عزوجل کی رضا کے بغیر دینار اٹھایا تھا اسے بھی کاٹ پھینکا اور اب بیس برس ہوئے میں اپنی اس حرکت پر نادم ہوں اور اپنی نگاہیں آسمان کی جانب بلند نہیں کرتا اور خود کو ملامت کرتا ہوں کہ میں نے ایسی حرکت کیوں کی؟

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ واقعہ بیان کیا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے صالح بندے ایسے ہی ہوتے ہیں جو ایک لمحہ کے لئے بھی یادِ خداوندی سے غافل نہیں ہوتے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے بغیر کوئی کام نہیں کرتے اسی لئے ان کے رزق کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لے رکھا ہے اور وہ اپنے رزق کے لئے خوار نہیں ہوتے۔

O---O-----O

قصہ نمبر ۱۹

خرقہ کسی دنیادار کو زیبا نہیں دیتا

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دورانِ سیاحت میں ملک شام پہنچا تو وہاں میری ملاقات ایک درویش سے ہوئی۔ میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے میرے سلام کا جواب دینے کے بعد مجھ سے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ مجھے ابھی ان کے پاس بیٹھے کچھ دیر ہی گزری تھی کہ چند خرقہ پوش آئے جو ان درویش کے مرید تھے اور انہوں نے اپنے عمامے ان کے سامنے زمین پر رکھ دیئے۔ پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے ان درویش گفتگو شروع کر دی۔ کچھ دیر بعد ان درویش نے آنے والے شخص کے متعلق فرمایا کہ میں اپنا خرقہ دینا چاہتا ہوں تم سب کی کیا رائے ہے؟ سب نے عرض کیا جو آپ کی رائے ہو وہی ہماری رائے ہو گی۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر احوال و کیفیات اور طبع و مزاج کے موضوع پر گفتگو شروع ہو گئی۔ وہ شخص جسے خرقہ ملنا تھا اس نے بغیر اجازت یارانِ طریقت کے احوال اور ان کی کیفیات کے متعلق چند نازیبا کلمات کہے۔ وہ درویش جو اپنا خرقہ اسے عطا کرنا چاہتے تھے کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنا شروع کر دی اور بعد نماز خدام سے فرمایا کہ اسے یہاں سے نکال دو یہ خرقہ کے اہل نہیں کیونکہ یہ جھوٹا اور مکار ہے اور خرقہ کسی دنیادار کو زیبا نہیں دیتا۔

O---O---O

قصہ نمبر ۲۰

غزنی میں ایک درویش سے ملاقات کا قصہ

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں دورانِ سیاحت میں غزنی تشریف لے گیا اور ایک دن غزنی کے نواح میں ایک درویش کے متعلق پتہ چلا تو میں ان سے ملنے گیا اور وہ ایک غار میں مقیم تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا میں تیس برس سے اس غار میں مقیم ہوں اور میرا رزق عالم غیب سے مقرر ہے اور جو مل جائے وہ کھا لیتا ہوں ورنہ شکر کر کے پڑا رہتا ہوں۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ان کے پاس رک گیا اور پھر نماز کا وقت ہوا اور میں نے ان کے ہمراہ نماز ادا کی۔ افطار کے وقت میں اس سوچ میں گم تھا کہ افطار کیسے کروں گا؟ وہ میری قلبی کیفیت سے آگاہ ہو گئے اور پاس موجود کھجور کے درخت کی جانب ہاتھ بڑھا کر دس کھجوریں توڑیں اور پانچ کھجوریں مجھے دیں اور پانچ کھجوریں خود رکھ لیں۔ ہم نے ان کھجوروں سے افطار کیا اور اس وقت پانی میسر نہ تھا۔ انہوں نے پاؤں کی ٹھوکر ماری تو زمین سے چشمہ جاری ہو گیا اور میں نے وہاں سے سیر ہو کر پانی پیا اور جب میں ان سے رخصت ہونے لگا تو انہوں نے اپنے مصلے کے نیچے سے خالص سونے کی پانچ اشرفیاں نکال کر مجھے دیں اور رخصت کیا۔

○---○---○

قصہ نمبر ۲۱

صحیح عقیدہ

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جن دنوں میں غزنی میں مقیم تھا میں نے چند درویشوں کو دیکھا جو یادِ خداوندی میں مشغول تھے۔ میں ان درویشوں کے پاس ٹھہر گیا اور ایک رات ان کے پاس قیام کیا۔ صبح ہوئی اور میں ان کے ہمراہ نزدیک واقع ایک تالاب پر وضو کے لئے گیا اور اس تالاب پر میری ملاقات ایک ضعیف العمر درویش سے ہوئی جن کی پیشانی عبادت و ریاضت کے نور سے منور تھی۔ ان درویش نے مجھے اپنے پاس بٹھا لیا اور فرمایا کہ ایک مدت سے میرے شکم میں درد ہے اور مجھے بار بار وضو کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اسی لئے میں اس جگہ مقیم ہو گیا۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ان ضعیف العمر درویش کے پاس رک گیا اور ایک رات ان کے پاس گزاری۔ وہ درویش رات کے وقت عبادتِ خداوندی میں مشغول رہے اور دردِ شکم کی بناء پر انہیں کئی مرتبہ رفع حاجت کی ضرورت محسوس ہوئی اور انہوں نے ہر مرتبہ رفع حاجت کے بعد تازہ وضو کرتے اور دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے یہاں تک کہ انہوں نے کئی مرتبہ وضو کیا۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ درویش ایک مرتبہ تالاب میں غسل کے لئے اترے تو ملک الموت ان کی روح قبض کرنے آن پہنچا اور پھر ان درویش کی روح اسی تالاب میں قبض ہوئی۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ واقعہ بیان کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں سے بے تحاشا آنسو جاری ہو گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ صحیح عقیدہ وہی ہے جو بندے کو مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت و بندگی میں مشغول رکھے اور وہ درویش تادمِ مرگ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور بندگی میں مشغول رہے اور اس میں معمولی سی بھی غفلت کا مظاہرہ نہ کیا۔

O......O......O

قصہ نمبر ۲۲

حضرت شیخ عبدالواحد بدخشانی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کا احوال

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ اپنی سیاحت کے دوران بدخشاں بھی گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بدخشاں میں حضرت شیخ عبدالواحد بدخشانی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے فیض پایا۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب میں حضرت شیخ عبدالواحد بدخشانی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں پہنچا اور میں نے انہیں سلام کیا۔ اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ نہایت ضعیف ہو چکے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ تھے۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالواحد بدخشانی رحمۃ اللہ علیہ شہر سے باہر ایک غار میں مقیم تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک ہی پاؤں تھا جس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ عالم حیرت میں کھڑے رہتے تھے۔ میں نے جب سلام کیا تو میرے سلام کا جواب دینے کے بعد فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اور پھر دوبارہ عالم حیرت میں کھو گئے یہاں تک کہ تین دن اور تین راتیں اسی حال میں گزر گئیں۔ پھر کچھ دیر کے لئے ہوش آیا تو ایک مرتبہ پھر عالم حیرت میں کھو گئے اور اب اس حال میں مجھ سے فرمایا کہ میرے نزدیک آنے کی کوشش نہ کرنا ورنہ جل کر راکھ ہو جاؤ گے اور مجھ سے دوری بھی اختیار نہ کرنا کہ کہیں تم محروم رہ جاؤ۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر حضرت شیخ عبدالواحد بدخشانی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ میں ستر برس سے اس غار میں مقیم ہوں اور میرا رزق عالم غیب سے مقرر ہے اور تیس برس قبل یہاں سے ایک عورت گزری اور میں انسانی حواس کی بناء پر اس کی جانب مائل ہوا اور جب میں نے غار سے باہر قدم نکالنا چاہا تو غیب سے آواز آئی کہ تو نے وعدہ کیا تھا کہ تو میرے سوا کسی سے تعلق قائم نہ کرے گا۔ میں نے وہ غیبی آواز سنی تو اپنی کمر سے چھری نکال کر اپنا پاؤں جو غار سے باہر نکالا تھا اسے کاٹ کر پھینک دیا اور اس وقت سے اب تک عالم حیرت میں محو ہوں اور نہیں جانتا کہ بروزِ قیامت جب مجھ سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا تو میں کیا جواب دوں گا؟

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے وہ رات حضرت شیخ عبدالواحد بدخشانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بسر کی اور اگلے دن افطار کے وقت دس خرمے اور کچھ دودھ عالم غیب سے نمودار ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس سے قبل پانچ خرمے آتے تھے آج تمہاری وجہ سے دس آئے پانچ تم کھالو اور پانچ میرے لئے رہنے دو۔ میں نے حکم کی تعمیل کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ پھر عالم حیرت میں کھو گئے۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس دوران حاکم بدخشاں آیا اور اس نے غار کے باہر سے حضرت شیخ عبدالواحد بدخشانی رحمۃ اللہ علیہ کو سلام کیا اور عرض کیا کہ حضور! حاکم سیوستان کے کارندوں نے میرا مال ناحق ضبط کر لیا ہے اور میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت لینے آیا ہوں کہ میں ان کے خلاف جنگ کروں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں خود ہی ظلم کو ختم کر دیتا ہوں اور یہ فرما کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پاس رکھی ہوئی چھری سیوستان کی جانب پھینک دی۔ کچھ دنوں بعد خبر ملی کہ سیوستان سے کچھ لوگ آئے ہیں جو حاکم بدخشاں کا مال لوٹانے آئے ہیں اور ان لوگوں نے بتایا کہ کچھ دن قبل حاکم سیوستان

دربار میں بیٹھا ہوا تھا کہ دیوار شق ہوئی اور اس میں سے ایک ہاتھ نمودار ہوا جس نے چھری پکڑ رکھی تھی اور اس نے وہ چھری حاکم سیوستان کو ماری اور اس کی گردن تن سے جدا ہو گئی۔ پھر سب نے ایک آواز سنی کہ یہ عبدالواحد بدخشانی رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ تھا جنہوں نے ظالم کے ظلم سے لوگوں کو نجات دلا دی۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں کچھ عرصہ حضرت شیخ عبدالواحد بدخشانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس مقیم رہا اور میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بے پناہ فیوض و برکات حاصل کیے اور پھر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اجازت کے بعد وہاں سے رخصت ہوا۔

O.......O.......O

قصہ نمبر ۲۳

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں بدایوں میں حضرت جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں مقیم ہوا۔ ایک دن میں حضرت جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ ان کے گھر کے دروازے پر بیٹھا تھا کہ ایک دہی فروخت کرنے والا وہاں سے گزرا اور وہ دہی فروخت کرنے والا بدایوں کے نواحی گاؤں میں رہنے والا تھا اور اس گاؤں کے راستہ میں ہزاروں راہزن مقیم تھے جو لوگوں کو لوٹا کرتے تھے اور وہ دہی فروخت کرنے والا بھی درحقیقت راہزن ہی تھا۔ جب وہ راہزن، حضرت جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی جانب نگاہ دوڑائی اور جیسے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ اس پر پڑی تو اس کی کیفیت بدل گئی اور وہ کہنے لگا۔

''امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ لوگ اب بھی ایسے موجود ہیں جو اپنی نگاہوں سے لوگوں کی حالت بدل دیتے ہیں۔''

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر وہ شخص، حضرت جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں گر پڑا اور تائب ہو کر دین اسلام قبول کر لیا۔ حضرت جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا نام ''علی'' رکھا۔ اور علی (رحمۃ اللہ علیہ) کا شمار آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نامور

مریدوں میں ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت و ارادت کے بعد جب وہ اپنے گاؤں واپس لوٹا تو ایک لاکھ تنکے لے کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم انہیں اللہ عزوجل کے راستہ میں خرچ کرو۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں علی (رحمۃ اللہ علیہ) نے وہ ایک لاکھ تنکے غرباء و مساکین میں تقسیم کرنے شروع کر دیئے یہاں تک کہ ایک تنکا باقی رہ گیا۔ اس نے سوچا کہ میں نے ہر ایک کو پانچ تنکے سے کم نہیں دیئے اب ایک تنکا کسے دوں؟ اس دوران ایک سائل آیا تو حضرت جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ نے علی (رحمۃ اللہ علیہ) سے فرمایا کہ تم اس سائل کو وہ ایک تنکا دے دو اور علی (رحمۃ اللہ علیہ) نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو قلبی خیال کی آگاہی پر حیران رہ گیا۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب حضرت جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ بدایوں سے رخصت ہوئے تو انہوں نے علی (رحمۃ اللہ علیہ) کو بدایوں میں اپنا خلیفہ مقرر کیا۔ علی (رحمۃ اللہ علیہ) نے درخواست کی کہ مجھے بھی اپنے ہمراہ رکھیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم یہاں رہ کر لوگوں کی اصلاح کرو۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۲۴

ولی کے لئے کرامت کا بلاضرورت اظہار درست نہیں

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں دورانِ سیاحت لاہور پہنچا اور کچھ دنوں تک لاہور میں مقیم رہا۔ ایک دن میں لاہور کے نواحی علاقے میں چلا گیا اور وہاں میری ملاقات ایک درویش سے ہوئی جو کھیتی باڑی کے ذریعے اپنے اخراجات پورے کرتے تھے اور حکومتی نمائندے بھی ان سے لگان وصول نہ کرتے تھے۔ پھر ایک ایسا شخص اس جگہ پر کوتوال مقرر ہوا جس نے ان درویش پر لگان لگا دیا اور کہا کہ تم اتنے عرصہ سے کھیتی باڑی کر رہے ہو تم لگان ادا کرو اور اگر تم لگان نہیں دینا چاہتے تو پھر مجھے اپنی کوئی کرامت دکھاؤ تا کہ میں جان جاؤں کہ تم اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے ہو۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ درویش بولے کہ میں کوئی کرامت کیسے دکھا سکتا ہوں جبکہ مجھ عاجز کے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ وہ کوتوال اپنی بات پر قائم رہا اور جب کوتوال کا مطالبہ زور پکڑ گیا تو وہ درویش بولے کہ تم کیا چاہتے ہو؟ کوتوال بولا کہ شہر سے باہر جو دریا ہے وہ مجھے بغیر کسی سہارے کے عبور کر کے دکھائیں۔ وہ درویش دریا پر گئے اور یوں چلنا شروع کر دیا جیسے خشکی پر چل رہے ہوں اور یوں انہوں نے دریا پار کر لیا۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب وہ درویش دریا کے پار گئے تو واپسی کے لئے انہوں نے ایک کشتی کا وسیلہ لیا اور یوں کشتی پر بیٹھ کر واپس لوٹے۔ لوگوں نے کہا کہ جیسے پانی پر چل کر دریا پار کیا تھا ویسے ہی واپس کیوں نہ آئے؟ وہ درویش بولے کہ میں نے دوبارہ ایسا کرنا اس لئے مناسب نہ جانا کہ کہیں ایسا کرنے سے میں مغرور نہ ہو جاؤں۔

O.......O.......O

قصہ نمبر ۲۵

والدہ ماجدہ کی ناگہانی موت کا صدمہ

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ جن دنوں پاک پتن میں مقیم ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت بی بی قرسم خاتون رحمۃ اللہ علیہا کو جو ان دنوں کوٹھیوال میں مقیم تھیں انہیں بلانے کے لئے اپنے بھائی حضرت نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ کو بھیجا۔ حضرت نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ کوٹھیوال پہنچے اور والدہ ماجدہ کو لے کر پاک پتن کی جانب روانہ ہوئے۔ راستہ میں ایک جنگل تھا جو انتہائی خطرناک تھا اور درندوں سے بھرا ہوا تھا اس جنگل سے گزرتے ہوئے حضرت بی بی قرسم خاتون رحمۃ اللہ علیہا نے حضرت نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ مجھے پیاس لگی ہے۔ حضرت نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ نے والدہ کو ایک درخت کے نیچے بٹھایا اور خود پانی کی تلاش میں نکلے جب پانی لے کر واپس لوٹے تو والدہ وہاں موجود نہ تھیں۔ حضرت نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ نے سارا جنگل چھان مارا مگر والدہ کا کچھ پتہ نہ چلا۔ حضرت نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ دیوانوں کی مانند والدہ کو پکارتے رہے مگر جب کچھ نہ بن پایا تو روتے ہوئے واپس آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام ماجرا بیان کیا۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے جب والدہ ماجدہ کی گمشدگی کی خبر سنی تو شدتِ غم سے نڈھال ہو گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ جان گئے کہ والدہ ماجدہ کو ضرور کسی جنگلی درندہ نے اپنی خوراک بنا لیا ہے اور وہ اب اس دنیا میں نہیں رہیں۔ غم کی یہ کیفیت آپ رحمۃ اللہ علیہ پر گئی

دنوں تک طاری رہی مگر پھر اللہ تعالیٰ کی رضا جانتے ہوئے خاموشی اختیار کر لی۔ کچھ دنوں بعد حضرت نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ اسی جنگل سے گزرے اور وہاں انہیں ایک جگہ کچھ انسانی ہڈیاں دکھائی دیں انہوں نے ان ہڈیوں کو جمع کر لیا کہ شاید یہ والدہ ماجدہ کی ہڈیاں ہیں اور وہ ان ہڈیوں کو لے کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے اور ان ہڈیوں کے متعلق بتایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم ان ہڈیوں کو تھیلے سے نکال کر میرے مصلے پر رکھ دو چنانچہ جب حضرت نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ نے وہ تھیلا کھولا تو اس میں کچھ بھی نہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس واقعہ کو بھی اللہ تعالیٰ کی رضا جانتے ہوئے صبر اختیار کیا۔

O......O......O

قصہ نمبر ۲۶

مولانا فرید (رحمۃ اللہ علیہ)!

تم نے خوب ترقی کی

کتب سیر میں منقول ہے کہ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ جب سیاحت کے بعد ملتان واپس لوٹے تھے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی۔ حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا۔

''مولانا فرید (رحمۃ اللہ علیہ)! تمہارا کام کہاں تک پہنچا؟''

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اگر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مسند کو اشارہ کروں تو یہ ہوا میں بلند ہو جائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی مسند ہوا میں بلند ہو گئی۔ حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے مسند پر دباؤ ڈالا تو وہ واپس فرش پر آ گئی۔ حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''مولانا فرید (رحمۃ اللہ علیہ)! تم نے خوب ترقی کی۔''

O......O......O

قصہ نمبر ۲۷

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے دست اقدس پر بیعت ہونا

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ سیاحت کے بعد واپس ہندوستان لوٹے اور کچھ عرصہ ملتان میں قیام کے بعد دہلی کی جانب عازمِ سفر ہوئے تا کہ اپنی قلبی مراد کو پائیں اور حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے دست اقدس پر بیعت ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے راستہ انتہائی طویل محسوس ہو رہا تھا اور میں چاہتا تھا کہ فوراً سے پیشتر میں دہلی پہنچ جاؤں اور جب میں دہلی پہنچا تو میں نے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ کا پتہ دریافت کیا اور پھر جب خانقاہ کے دروازے پر پہنچا تو کافی دیر تک وہیں دروازے پر کھڑا رہا اور پھر خانقاہ میں داخل ہوا اور حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے اپنا سر جھکا لیا۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے سلسلہ عالیہ چشتیہ میں بیعت کیا۔ میں نے جو نعمت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پائی وہ مجھے کہیں اور نہ ملی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تین دن تک مجھے باطنی نعمت عطا فرمائی اور پھر مجھ سے فرمایا۔

"مولانا فرید (رحمۃ اللہ علیہ)! میں نے اپنا کام پورا کیا۔"

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے بیعت کیا تو میری حالت عجیب تھی اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے ایک نعرہ مستانہ بلند کرتے ہوئے بے ہوش ہو گئے اور جب ہوش آیا تو فرمایا۔

"مردانِ خدا کئی برسوں کی مشقت کے بعد اس مقام تک پہنچتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی یہ نعمت عام ہے مگر جو خلوصِ نیت کے ساتھ اس راستہ میں قدم رکھے وہی کامیاب ہوتا ہے اور جب تک اپنے قلب کو خاک نہ کیا جائے مقامِ قرب کو نہیں پا سکتے۔"

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے پھر یہ رباعی پڑھی۔

تو راہ نرفتہ ازاں نمودند
وزنے کہ زد ایں در بجہ بروں کشودند
جاں درره دلہاست اگر میخواہی
تو نیز چناں بشو کہ ایشاں بوند

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھ فقیر پر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہ نے بے پناہ کرم کیا اور اپنی ترکی کلاہ میرے سر پر رکھ دی اور مجھ پر نگاہ شفقت فرمائی اور اس وقت محفل میں حضرت قاضی حمید الدین ناگوری، حضرت سیّد نور الدین غزنوی، حضرت مولانا علاؤ الدین کرمانی، حضرت خواجہ محمود، حضرت شیخ نظام الدین المؤید، حضرت مولانا شمس الدین ترک رحمہم اللہ و دیگر موجود تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا۔

"کسی بھی پیر کی روحانی قوت ایسی ہونی چاہئے کہ جب کوئی اس

کے پاس بیعت کے لئے آئے تو وہ اپنی نگاہِ باطنی سے اس کے قلب کی میل کو دور کر دے اور مرید کے قلب سے بغض، حسد، ریاکاری، چغل خوری، غیبت، مکر و فریب اور دیگر آلائشوں کو ختم کر دے اور مرید پر اسرارِ معرفت عیاں کر دے اور اگر کسی پیر کو ایسی روحانی قوت میسر نہیں تو پھر ایسا پیر اور مرید دونوں ہی ذلت کے گڑھوں میں گرنے والے ہیں۔"

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سعادتِ بیعت کے بعد میں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہا اور سلوک کی منازل طے کرنا شروع کر دیں۔

O___O___O

قصہ نمبر ۲۸

پرانے لباس میں عبادت کا لطف خوب ہے

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے دست اقدس پر بیعت ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے نعمت باطنی سے سرفراز فرمایا تو میں دہلی شہر کے غربی دروازے کے نیچے ایک برج میں واقع حجرہ میں مقیم ہو گیا اور عبادت و ریاضت میں مشغول رہا۔ اس دوران میں حضرت شیخ بدر الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے درس میں شریک ہوتا تھا ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میری تعریف کی اور لوگ ان کی بات کو سمجھ نہ سکے اور اس وقت میرے جسم پر موجود لباس پھٹ چکا تھا اور لوگ مجھے نہیں پہچانتے تھے۔ جب میں وعظ سے واپس لوٹا تو انہوں نے مجھے نیا لباس دیا جب میں نے وہ لباس پہنا تو مجھے عبادت میں لطف نہ آیا چنانچہ میں نے وہ لباس اپنے بھائی حضرت نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ کو دے دیا اور خود وہی لباس دوبارہ زیب تن کر لیا۔ جب مجھ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو میں نے کہا پرانے لباس میں عبادت کا لطف خوب ہے جو کہ نئے لباس میں نہیں ہے۔

O—O—O

قصہ نمبر ۲۹

خواجہ خواجگان رحمۃ اللہ علیہ سے نعمت باطنی عطا ہونا

کتب سیر میں منقول ہے بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ جن دنوں دہلی میں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں تھے اور چلہ کشی میں مشغول تھے ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دادا مرشد خواجہ خواجگان، خواجہ غریب نواز حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ دہلی تشریف لائے اور حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں مقیم ہوئے۔ ایک دن خواجہ خواجگان رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے تمام مریدوں کو بلایا اور انہیں ان کی قابلیت کے موافق روحانی نعمت عطا فرمائی اور جب فارغ ہو چکے تو حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ تمہارا کوئی مرید باقی تو نہیں رہ گیا۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا حضور! ایک مرید ہے جو اس وقت چلہ کشی میں مشغول ہے۔ خواجہ خواجگان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہم خود اس مرید کے پاس جائیں گے اور پھر دونوں حضرات اس حجرہ میں پہنچے جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ چلہ کشی میں مشغول تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب خواجہ خواجگان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تو احتراماً کھڑا ہونا چاہا مگر نقاہت کی وجہ سے کھڑے نہ ہو سکے اور روتے ہوئے قدموں میں سر رکھ دیا۔ خواجہ خواجگان رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا تم کب تک اس جوان کو یوں مجاہدہ کی بھٹی میں جلاؤ گے آؤ ہم دونوں اسے نعمت باطنی سے نوازتے ہیں۔ پھر خواجہ خواجگان رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دایاں بازو پکڑا اور حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے بایاں بازو پکڑا اور کھڑا کیا۔ خواجہ خواجگان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''الٰہی! تو مولانا فرید (رحمۃ اللہ علیہ) کو قبول فرمالے اور اسے کامل بنادے۔''

اسی وقت غیب سے آواز آئی ہم نے اسے قبول کیا اور اسے وحید عصر بنایا۔

اس کے بعد خواجہ خواجگان رحمۃ اللہ علیہ نے اسم اعظم جو سلسلہ عالیہ چشتیہ میں چلا آ رہا تھا اس کی تعلیم دی اور پھر تمام حجاباتِ عالم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے عیاں ہو گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو علم لدنی عطا ہوا۔ خواجہ خواجگان رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا۔

''تم نے وہ شاہباز قابو کیا جس کا بسیرا سدرۃ المنتہیٰ پر ہے اور یہ ایسی شمع ہے جو درویشوں کے خانوادہ کو روشن کرے گی۔''

O.......O.......O

قصہ نمبر ۳۰

سند خلافت کا عطا ہونا

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کو جب خواجہ خواجگان رحمۃ اللہ علیہ سے نعمت باطنی ملی تو حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دستارِ خلافت سے نوازا اور سند خلافت عطا فرماتے ہوئے رشد و ہدایت کی تلقین فرمائی۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے سند خلافت حضرت قاضی حمید الدین ناگوری، حضرت مولانا شمس الدین ترک، حضرت سیّد نور الدین غزنوی، حضرت شیخ نظام الدین ابوالموئید رحمۃ اللہ علیہ و دیگر مریدوں کی موجودگی میں عطا فرمائی۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ سند خلافت ملنے کے بعد کچھ دن تک دہلی میں مقیم رہے اور پھر دہلی کے ماحول کی وجہ سے مرشد پاک کی اجازت سے ہانسی روانہ ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہانسی روانگی کے لئے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت طلب کی تو حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مولانا فرید (رحمۃ اللہ علیہ) میں جانتا تھا تم یہاں سے لوٹ جاؤ گے۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا جیسا فرمان ہوگا یہ عاجز اسی پر عمل کرے گا۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تقدیر کا لکھا ایسا ہی ہے کہ تم میرے آخری وقت میرے پاس موجود نہیں ہو گے اور پھر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے دعا فرمائی اور اپنا ذاتی مصلے اور عصا عطا

فرمایا اور فرمایا تمہاری دیگر امانتیں میں حضرت قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد فرما دوں گا تم اپنی امانتیں ان سے لے لینا۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ دہلی کو خیرباد کہہ کر ہانسی تشریف لے گئے۔ ہانسی میں کچھ عرصہ قیام کیا پھر ایک رات خواب میں دیکھا کہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ وصال فرما گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نیند سے بیدار ہوئے اور اسی وقت دہلی کی جانب عازمِ سفر ہوئے۔ جب دہلی پہنچے تو پتہ چلا کہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ وصال فرما چکے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے یہ بڑا صدمہ تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی پیشوا اور رہنما اب اس جہانِ فانی سے کوچ فرما چکے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بارگاہِ خداوندی میں دعا کی۔

"الٰہی! مجھے میرے مرشد پاک نے جس مسند پر بٹھایا ہے تو مجھے
اس مسند کا حق ادا کرنے کی ہمت عطا فرمانا اور میں تادمِ مرگ
اس مسند کا حق ادا کرتا رہوں۔"

پھر حضرت قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ نے تمام تبرکاتِ چشتیہ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کر دیئے اور پھر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے تمام مریدوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا باقاعدہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا خلیفہ اکبر تسلیم کر لیا۔

قصہ نمبر ۳۱

ہانسی میں سکونت اختیار کرنا

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد کچھ عرصہ پھر دہلی میں مقیم رہے مگر دہلی میں لوگوں کی آمدورفت سے گھبرا کر دوبارہ ہانسی تشریف لے گئے اور وہیں گوشہ نشینی اختیار کی۔ ہانسی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حال سے بہت کم لوگ آگاہ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہانسی میں قیام کے دوران شدید ریاضت و مجاہدے کیے۔ رفتہ رفتہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی شہرت ہانسی اور اس کے گردونواح میں پھیلنا شروع ہوئی اور لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔ اب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مجاہدہ و ریاضت کا وقت بہت کم ملتا تھا چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ پھر لوگوں کے ہجوم سے گھبرا گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہانسی سے کسی اور جگہ جانے کا ارادہ کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے تو خیال کیا کہ ملتان چلا جاؤں مگر بعد میں ارادہ کیا کہ اپنے آبائی قصبے کھتوال چلا جاؤں جہاں لوگ میرے حال سے آگاہ نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہانسی میں اپنے مرید و خلیفہ حضرت جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ کو لوگوں کی رشد و ہدایت پر مامور کیا اور خود کھتوال تشریف لے گئے۔

○...○...○

قصہ نمبر ۳۲

پاک پتن کو رشد و ہدایت کا مرکز بنانا

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ ہانسی میں بارہ برس تک مقیم رہے اور پھر ہانسی سے اپنے آبائی قصبے کوٹھیوال تشریف لے گئے اور کوٹھیوال میں کچھ عرصہ قیام کے بعد اجودھن موجودہ پاک پتن تشریف لے گئے اور پاک پتن میں مسلمانوں کے ساتھ ساتھ غیر مسلموں کی بڑی تعداد آباد تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پاک پتن کو رشد و ہدایت کا مرکز بنایا۔ پاک پتن کے مسلمان درویشوں کے منکر تھے یہی وجہ ہے کہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ پاک پتن تشریف لائے تو شہر سے باہر ایک غیر معروف جگہ پر قیام کیا۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ جن دنوں پاک پتن تشریف لائے ان دنوں یہاں ہندو جوگیوں کا کافی اثر ورسوخ تھا اور وہ لوگوں کو اپنے جادو سے خوفزدہ کیے رہتے تھے اور ان جوگیوں کے جادو کی وجہ سے مسلمان بھی ان کے زیر اثر تھے۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے پاک پتن شہر کے باہر موجود قبرستان کے نزدیک کریل کے درختوں میں سے ایک درخت کے نیچے اپنی گلیم بچھائی اور عبادت و ریاضت میں مشغول ہو گئے اور یہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تنگ کرنے والا کوئی نہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ابھی اس جگہ قیام کیے چند دن ہی گزرے تھے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شہرہ پاک پتن شہر میں پھیلنا شروع ہو گیا اور لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس جگہ بھی لوگوں کا ہجوم دیکھا تو ایک مرتبہ پھر

اس جگہ سے جانے کا ارادہ کیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ گوشہ تنہائی چاہتے تھے تاکہ خلوصِ قلب کے ساتھ عبادت و ریاضت میں مشغول رہ سکیں۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پاک پتن سے جانے کا پکا ارادہ کر لیا تو اس رات خواب میں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حکم دیا کہ تم اب یہیں پر مستقل قیام کرو اور پاک پتن کو ہی رشد و ہدایت کا مرکز بناؤ۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے پاک پتن کو جب رشد و ہدایت کا مرکز بنایا اس وقت روایات کے مطابق آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک ۷۰ برس تھی۔

O......O......O

قصہ نمبر ۳۲

ہندو جوگی کے شر سے لوگوں کو بچانا

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ ایک دن کریل کے درخت کے نیچے لوگوں کو نصیحت فرما رہے تھے کہ ایک ہندو عورت سر پر دودھ کا برتن رکھے وہاں سے گزری۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے دریافت کیا کہ اس برتن میں کیا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ اس میں دودھ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ دودھ کہاں لے جا رہی ہو؟ اس نے عرض کیا فلاں ہندو جوگی کے لئے اور اگر ہم اسے دودھ نہ دیں تو وہ ہم پر ظلم روا رکھتا ہے اور اس کے چیلے ہمیں برباد کر دیتے ہیں اور ہمارے جانور خون دیتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم یہ دودھ یہاں موجود لوگوں میں تقسیم کر دو وہ ہندو جوگی اور اس کے چیلے تمہیں کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔ اس دوران ہندو جوگی کا ایک چیلا آ گیا اور اس نے اس عورت کو جھڑکا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس چیلے پر نگاہ دوڑائی اور فرمایا یہیں بیٹھ جاؤ۔ وہ چیلا وہیں بیٹھ گیا اور یوں اس ہندو جوگی کے تمام چیلے ایک ایک کر کے آتے رہے اور وہیں پر بیٹھ جاتے رہے۔ پھر ہندو جوگی خود غصہ میں آیا اور اپنے چیلوں کو ساتھ لے جانا چاہا مگر چیلے وہاں سے جانے کو تیار نہ ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر تو لوگوں کو تنگ کرنا چھوڑ دے تو میں تیرے چیلے چھوڑ دیتا ہوں۔ اس جوگی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات مان لی اور یوں پاک پتن کے لوگ اس ہندو جوگی کے شر سے مامون ہو گئے۔

O...O...O

قصہ نمبر ۳۴

حاکم پاک پتن کی مخالفت

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی پاک پتن میں دن بدن بڑھتی ہوئی مقبولیت کی وجہ سے حاکم پاک پتن آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مخالف ہو گیا اور اسے یہ خطرہ لاحق تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد روز بروز بڑھتی جا رہی تھی اور اسے خوف تھا کہ کہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کی حکومت ختم نہ کر دیں چنانچہ اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تنگ کرنا شروع کر دیا مگر حاکم پاک پتن کی کوئی سازش کامیاب نہ ہوئی۔

حاکم پاک پتن بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ارادت مندوں کو تنگ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتا اور اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف فتویٰ لینے کی بھی کوشش کی اور علمائے ملتان سے پوچھا وہ شخص جو خود کو عالم کہے اور فقیر بن کر مسجد میں گانا سنے اور رقص کرے اس کے متعلق کیا فتویٰ ہے؟ علمائے ملتان نے دریافت کیا تم کس کے متعلق ایسا فتویٰ لینا چاہتے ہو۔

حاکم پاک پتن نے بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کا نام لیا تو ان علماء نے کہا تم اس کے متعلق فتویٰ چاہتے ہو جس کے بارے میں ہمارا اتفاق ہے وہ کوئی غیر شرعی حرکت کبھی نہیں کر سکتے۔

حاکم ملتان نے علمائے ملتان کے انکار کے بعد ایک ترک شخص کو اس بات پر آمادہ کیا کہ اگر وہ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کو قتل کرے گا تو اسے انعام واکرام سے نوازے

گا۔ وہ ترک راضی ہو گیا۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ نماز کے بعد کافی دیر تک سر بسجود رہتے تھے اور اگر موسم سرد ہوتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کندھوں پر چادر ڈال دی جاتی تاکہ سردی کی شدت سے محفوظ رہیں۔ ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ یونہی بعد نمازِ فجر سر بسجود تھے اور موسم بھی سرد تھا۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ جو خدمت پر مامور تھے انہوں نے ایک چادر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کندھوں پر ڈال دی تاکہ سردی کی شدت سے محفوظ رہیں۔ اس دوران وہ ترک شخص اندر داخل ہوا اور اس نے باآوازِ بلند سلام کیا۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے اس گمان سے کہ کہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت میں خلل پیدا نہ ہو گھبرا گئے۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے سجدہ سے سر اٹھایا اور دریافت کیا یہاں کون ہے؟ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا میں موجود ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ شخص جو یہاں آیا ہے اس سے کہو کہ یہ مجھے قتل کرنے آیا ہے مگر یہ اپنے ارادہ میں کبھی کامیاب نہ ہو گا۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس شخص نے بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو وہاں سے بھاگ گیا۔ حاکم شہر کا جب یہ وار بھی کامیاب نہ گیا تو اس نے بجائے عبرت کے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مزید تنگ کرنا شروع کر دیا مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت اس کا انجام انتہائی برا ہوا۔

قصہ نمبر ۳۵

قاضی پاک پتن کا انجامِ بد

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی پاک پتن میں بڑھتی ہوئی مقبولیت سے قاضی پاک پتن جس کا نام عبداللہ تھا وہ بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مخالف ہو گیا اور قاضی عبداللہ انتہائی خودسر اور ضدی انسان تھا اور اپنے تکبر کی بناء پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں گستاخی کیا کرتا اور جب لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قاضی عبداللہ کے اس فعل سے آگاہ کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا صبر سے کام لو اللہ تعالیٰ اسے ہدایت عطا فرمائے۔

ایک دن بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ جامع مسجد میں نماز ادا فرما رہے تھے کہ دورانِ نماز امام سے غلطی سرزد ہو گئی۔ سلام پھیرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے امام سے کہا تمہاری نماز فاسد ہو گئی اور تم نے فلاں غلطی کی ہے تم اس کے ازالہ کے لئے دوبارہ نماز پڑھاؤ۔ امام نے انکار کیا اور اصرار کرتا رہا کہ میں نے کوئی غلطی نہیں کی۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی بات پر لوگوں نے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ساتھ دیا یوں امام کو لوگوں کے بارہا اصرار پر نماز دوبارہ پڑھانا پڑھی۔ قاضی عبداللہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے کہا اللہ تعالیٰ نے کہاں سے ان بیکار لوگوں کو بھیج دیا ہے۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں سے یہ گستاخی برداشت نہ ہوئی مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں جواب دینے سے منع فرما دیا حالانکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی قاضی عبداللہ کی بات

ناگوار محسوس ہوئی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مریدوں سے فرمایا اگر کوئی ظلم کرے اور مظلوم اس ظلم کو برداشت کرے اور اگر مظلوم اس ظلم کا کوئی جواب دے تو اس کا ایسا کرنا بھی جائز ہے۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ قاضی عبداللہ پر فالج کا حملہ ہوا اور اس کا منہ ٹیڑھا ہو گیا۔ قاضی عبداللہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک بکری، شکر اور جو بطورِ نذرانہ بھیجے اور اپنی گستاخی کی معافی مانگی اور قاضی عبداللہ کے رشتہ دار اسے ایک چارپائی پر ڈال کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لے آئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم ایک عرصہ سے میرے متعلق غلط باتیں کرتے رہے ہو مگر میں نے صبر کیا اور اب میں نے قرآن مجید سے تمہارے متعلق فال لی تو حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ نکلا جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام سے فرمایا تمہارا یہ بیٹا تمہارے اہل سے نہیں بلاشبہ اس کا عمل نیک نہیں ہے۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمان سن کر قاضی عبداللہ کو اس کے رشتہ دار واپس لے گئے اور وہ راستہ میں ہی مر گیا اور اپنے انجامِ بد کو پہنچا۔

قصہ نمبر ۳۶

شہاب جادوگر کے بیٹے کا جادو کرنا

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ پر پاک پتن میں جادو بھی کیا گیا اور جادو کے اثر کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کھانا پینا ترک ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بے شمار طبیبوں سے معائنہ کروایا مگر مرض کی نشاندہی نہ ہو سکی اور جب مرض نے شدت اختیار کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مریدین سے فرمایا کہ تم میرے حق میں دعا کرو۔

ایک دن رات کے آخری پہر بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے شیخ بدرالدین سلیمان رحمۃ اللہ علیہ نے آواز سنی کوئی کہہ رہا تھا بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ پر جادو کیا گیا ہے اور جادو کرنے والا شہاب جادوگر کا بیٹا ہے۔ شہاب جادوگر پاک پتن میں بڑا معروف رہا تھا مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پاک پتن آمد کے کچھ عرصہ بعد وہ جہنم واصل ہو گیا تھا مگر اس کا بیٹا اپنے باپ کا جانشین ثابت ہوا اور وہ لوگوں کو تنگ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتا تھا۔

شیخ بدرالدین سلیمان رحمۃ اللہ علیہ نے آواز دینے والے سے پوچھا کہ اس جادو کا توڑ کیا ہے؟ آواز آئی کہ تم یہ کلمات یاد کر لو اور اسے شہاب جادوگر کی قبر پر جا کر پڑھو۔ کلمات یہ تھے۔

"اے قبر والے! تیرے بیٹے نے جادو کیا ہے اور نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے اگر وہ اپنی اس حرکت سے باز نہ آیا تو اسے منع

کر دے اور اگر تو اسے منع نہیں کرے گا تو پھر اس کے قریب ہوگا جو ہمارے قریب ہے۔"

شیخ بدر الدین سلیمان رحمۃ اللہ علیہ نے صبح ہوتے ہی یہ واقعہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو سنایا اور پھر اس بات کا ذکر بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ سے کیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا تم جاؤ اور جا کر شہاب جادوگر کی قبر پر ان کلمات کو پڑھو۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے حکم کی تعمیل کی اور پھر جب ان کلمات کو پڑھنے کے بعد شہاب جادوگر کی قبر کے سرہانے ہاتھ مارا تو وہاں کچھ مٹی نظر آئی۔ جب وہ مٹی ہٹائی تو وہاں سے ایک آٹے کا پتلا برآمد ہوا جس پر بے شمار سوئیاں پیوست تھیں اور اس کو گھوڑے کے بال سے انتہائی مضبوطی سے باندھا گیا تھا۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ اس پتلے کو لے کر بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے حکم دیا کہ اس میں پیوست تمام سوئیاں ایک ایک کر کے نکال دو چنانچہ جیسے ہی سوئیاں نکالی گئیں آپ رحمۃ اللہ علیہ صحت یاب ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حکم دیا کہ تم یہ پتلا، سوئیاں اور گھوڑے کا بال دریا میں بہا دو۔

اس واقعہ کی اطلاع ہوتے ہی حاکم شہر نے شہاب جادوگر کے بیٹے کو گرفتار کر لیا اور حکم دیا کہ اسے قتل کر دو۔ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اسے معاف کر دیا ہے۔ شہاب جادوگر کا بیٹا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں گر پڑا اور تائب ہو کر مسلمان ہو گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہو گیا۔

○...○...○

قصہ نمبر ۳۷

خواجہ احمد سیوستانی رحمۃ اللہ علیہ کا کپڑے دھونا

خواجہ احمد سیوستانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اپنے کپڑے دھونے کے لئے دیئے اور میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کپڑوں کو لے کر دریا کے کنارے چلا گیا اور ان کپڑوں کو دھونے کے بعد دھلے ہوئے کپڑے لے کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

خواجہ احمد سیوستانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے کپڑوں کو دیکھے بغیر فرمایا جاؤ ان کپڑوں کو دوبارہ دھو کے لاؤ۔ میں حیران ہوا مگر خاموش رہا کہ شاید آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان میں حکمت کا کوئی پہلو ہے۔

خواجہ احمد سیوستانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی بات پر غور کیا تو مجھے یاد آیا کہ میں نے کپڑے دھونے کے بعد وضو کیا تھا جبکہ مرشد پاک کے کپڑوں کو دھونے کے لئے مجھے پہلے وضو کرنا چاہئے تھا چنانچہ میں نے وضو کیا اور دو نفل نماز ادا کی اور پھر کپڑے انتہائی احتیاط کے ساتھ دوبارہ دھوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں وہ کپڑے لے کر حاضر ہوا۔

خواجہ احمد سیوستانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ پھر مجھے ان کپڑوں کو دھونے کا حکم دیا۔ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر حیران ہوا کہ اس مرتبہ میں نے آداب کو ملحوظ رکھا تھا مگر پھر خیال آیا کہ شاید مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہو لہٰذا

میں انہیں دوبارہ دھونے کی غرض سے دریا کے کنارے چلا گیا اور پھر مجھے خیال آیا کہ میں نے کپڑے دھونے کے بعد انہیں خشک کرنے کی غرض سے ایک درخت کی شاخ پر پھیلایا تھا شاید درخت پر کسی پرندے نے ان پر گندگی پھیلا دی ہو جس کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے کپڑے دوبارہ دھونے کا حکم دیا ہے۔

خواجہ احمد سیوستانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ایک مرتبہ پھر انتہائی احتیاط کے ساتھ کپڑے دھوئے اور جنگل میں خشک ہونے کے لئے پھیلا دیئے پھر جب کپڑے خشک ہو گئے تو میں بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کپڑے لے کر حاضر ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس مرتبہ کچھ ارشاد فرمائے وہ کپڑے رکھ لئے۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۳۸

حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی غائبانہ نمازِ جنازہ

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ سے انس تھا اور ان دونوں حضرات کے مابین نہایت احترام کا رشتہ تھا۔ جب حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا تو اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ پاک پتن میں مراقبہ فرما رہے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ دورانِ مراقبہ بے ہوش ہو گئے اور جب کافی دیر گزر گئی اور ہوش نہ آیا تو خدام نے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا خرقہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اوڑھا دیا جس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ ہوش میں آ گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہوش میں آنے کے بعد شیخ احمد بلخی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا آج بھائی بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا اور میں نے دیکھا کہ آسمان سے فرشتے ملتان کی جانب اترے اور اپنے ہمراہ حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کو لے گئے اور فرشتوں کے ساتھ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے آؤ ہم سب مل کر ان کی نمازِ جنازہ ادا فرماتے ہیں چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مریدین کے ہمراہ حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی غائبانہ نمازِ جنازہ ادا فرمائی اور ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائی۔

قصہ نمبر ۳۹

نگاہِ کرم نے کایا پلٹ دی

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ ایک فلسفی جس کا نام ضیاء الدین تھا اور وہ دہلی میں منارہ کے نیچے سبق دیا کرتا تھا اس نے مجھے بتایا کہ میں ایک مرتبہ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت مجھے ظاہری علوم کے علاوہ باطنی علوم کا کچھ پتہ نہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے دریافت کیا کہ تنقیح مناط کے کیا معانی ہیں اور تنقیح مناط تصوف کی اصطلاح میں وجد و حال کو کہا جاتا ہے؟

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ فلسفی ضیاء الدین نے کہا میں خاموش رہا کہ یہ ایک خاص مسئلہ تھا اور مجھے اس کے متعلق کچھ علم نہیں اور پھر بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ پر نگاہِ کرم فرمائی تو میں نے اس مسئلہ کو بیان کیا اور اس کے تمام پہلوؤں کو درست اشکال کے ساتھ بیان کیا۔

قصہ نمبر ۴۰

جو بات کہی وہ پوری ہوئی

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی اور مرید و خلیفہ شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ دہلی کی ایک مسجد میں امام تھے۔ یہ مسجد ایک بزرگ ایتیم نے تعمیر کروائی تھی۔ ان بزرگ کی بچی کی شادی ہوئی تو انہوں نے اپنی بچی کی شادی پر کافی رقم خرچ کی۔ شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا مومن وہ ہے جس کے قلب میں اللہ تعالیٰ کی محبت اولاد کی محبت سے زیادہ ہو اور اگر آپ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس سے دوگنا خرچ کریں جو بچی کی شادی پر خرچ کیا تو آپ مومن کہلائیں گے۔

شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر وہ ناراض ہو گئے اور انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو امامت سے فارغ کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پاک پتن آ کر بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کو تمام واقعہ سنایا۔ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے سورۃ البقرہ کی آیت تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم اپنی جس آیت کو منسوخ کرتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں اس کی جگہ اس سے بہتر لاتے ہیں یا کم از کم ویسی ہی لاتے ہیں۔ پھر فرمایا کوئی بات نہیں اگر ایتیم گیا ہے تو ایتیم آ بھی جائے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات کچھ ہی دنوں میں یوں پوری ہوئی کہ ایتیم نامی ایک بادشاہ آیا اور اس نے خانوادہ فریدیہ کی خدمت میں کوئی کسر باقی نہ رہنے دی۔

قصہ نمبر ۴۱

اللہ تعالیٰ نے حق بات منہ سے نکلوائی

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اپنے بیل کی گمشدگی کا بتا کر رونے لگا اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دامن پکڑ کر کہنے لگا میں اپنے بیل آپ رحمۃ اللہ علیہ سے لوں گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس کا یوں گریہ وزاری کرنا دیکھا تو فرمایا کہ تو فلاں جگہ چلا جا وہاں تیرا بیل موجود ہے۔ وہ شخص اس جگہ پر گیا تو اسے اپنا کھویا ہوا بیل مل گیا۔ لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کیسے پتہ چلا کہ اس کا بیل فلاں جگہ موجود ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب اس نے میرا دامن تھاما اور گریہ وزاری کرنے لگا تو میں اللہ تعالیٰ کی جانب متوجہ ہوا اور عرض کیا اے اللہ! تو وہی بات مجھ سے کہلوا جس کے متعلق تو چاہے کہ وہ بات حق ہو۔

قصہ نمبر ۴۲

سلسلہ عالیہ چشتیہ کے خرقہ کی برکت

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا خرقہ خاص عطا فرمایا اور یہ خرقہ سلسلہ عالیہ چشتیہ کا تھا جو اب بھی میرے پاس ہے۔ میں اس خرقہ کے ملنے کے بعد پاک پتن سے دہلی کی جانب روانہ ہوا۔ میرے ساتھ میرا ایک ساتھی تھا۔ راستہ میں ہمارا گزر ایک جنگل سے ہوا جہاں راہزن لوٹا کرتے تھے۔ بارش ہونے لگی اور میں اور میرا ساتھی ایک درخت کے نیچے رک گئے۔ اس دوران وہاں سے چند راہزن گزرے اور مجھے یہ اندیشہ لاحق ہوا کہ کہیں یہ مجھ سے خرقہ خاص نہ چھین لیں اور اگر انہوں نے ایسا کیا تو میں کبھی شہر یا آبادی کا رُخ نہیں کروں گا اور کسی جنگل میں ہی مقیم ہو جاؤں گا۔ ابھی یہ خیال میرے دل میں تھا کہ وہ راہزن ہمارے نزدیک سے ہمیں بغیر کچھ نقصان پہنچائے گزر گئے اور یوں سلسلہ عالیہ چشتیہ کے خرقہ کی بدولت ہم ان راہزنوں سے محفوظ رہے۔

O....O....O

قصہ نمبر ۴۳

بذریعہ خواب مرید کی رہنمائی فرمانا

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مرید جو فوج میں سپاہی تھا اور اس کا نام محمد شہ تھا۔ وہ کہتا تھا میں جس کام کا ارادہ کرتا ہوں اس دوران خواب میں مجھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوتی ہے اور میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جس حال میں پاتا ہوں اس کے مطابق خواب کی تعبیر کرتا ہوں۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ محمد شہ نے ہندوستان جانے کا ارادہ کیا اور رات کو خواب میں دیکھا کہ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے ہیں کہ پاک پتن آ جاؤ۔ جب وہ نیند سے بیدار ہوا تو اس نے خواب سے یہ نتیجہ نکالا کہ مجھے پاک پتن آنے کا حکم دیا گیا ہے چنانچہ وہ پاک پتن کی جانب روانہ ہوا اور اسے اس سفر میں بے پناہ فیوض و برکات ملے۔

O---O---O

قصہ نمبر ٤٤

سونے کی اینٹ

خانقاہ فریدیہ کا درباری قوال حسن، بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میری بیٹی کی شادی ہے اور خرچ چونکہ زیادہ ہے لہٰذا مجھے کچھ عطا کیا جائے تا کہ میں بیٹی کی شادی آسانی سے کرسکوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں درویش ہوں اور درویش کے پاس مال و دولت کس کام کی؟ حسن قوال نے اپنا اصرار جاری رکھا اور کہنے لگا جو بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ عطا فرمائیں گے وہ میرے لئے تمام خزانوں سے بڑھ کر ہوگا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ پاس پڑی ہوئی ایک اینٹ کی جانب اشارہ کیا اور فرمایا کہ اس اینٹ کو لے جاؤ۔ حسن قوال نے وہ اینٹ اٹھائی اور جب دیکھا تو وہ اینٹ سونے کی تھی۔ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوا وہاں سے روانہ ہوا۔

O---O---O

قصہ نمبر ۴۵

گمشدہ بیٹا مل گیا

ایک عورت، بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں روتی ہوئی آئی اور عرض کیا میرا بیٹا گم ہو گیا اور میں نے اسے ہر جگہ تلاش کیا مگر وہ مجھے نہیں ملا آپ رحمۃ اللہ علیہ دعا کریں کہ میرا بیٹا مجھے مل جائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ دیر مراقبہ کیا اور فرمایا تم گھر لوٹ جاؤ تمہارا بیٹا گھر واپس آ چکا ہے۔ وہ عورت گھر گئی تو دیکھا اس کا بیٹا گھر میں موجود تھا۔ اس نے بیٹے سے پوچھا تو کہاں گیا تھا اور کیسے واپس آیا؟ بیٹے نے کہا میں دریا کے کنارے تھا اور جدائی کے غم سے رو رہا تھا کہ اچانک میں نے دریا سے ایک بزرگ کو نکلتے دیکھا۔ انہوں نے مجھ سے رونے کی وجہ پوچھی اور جب میں نے انہیں ساری بات بتائی تو انہوں نے کہا تم اپنی آنکھیں بند کرو۔ میں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور جب ان کے کہنے پر اپنی آنکھیں کھولیں تو میں گھر میں موجود تھا۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۴۶

بیت المقدس میں جاروب کشی

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک مرتبہ فلسطین سے کچھ درویش حاضر ہوئے اور ان میں سے ایک درویش آپ رحمۃ اللہ علیہ کو انتہائی غور سے دیکھ رہا تھا پھر کچھ دیر بعد اس نے کہا میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بیت المقدس میں جاروب کشی کرتے دیکھا ہے اور میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کون ہیں؟ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ میں فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ ہوں۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے اس درویش کی بات سنی تو فرمایا تمہاری بات درست ہے مگر شاید تم اپنا وعدہ بھول گئے کہ تم نے وعدہ کیا تھا کہ تم اس کا ذکر کسی سے نہیں کرو گے اور آج تم نے اپنا وعدہ توڑ دیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر وہ درویش شرمندہ ہو گیا۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۴۷

مٹی کا ڈھیلا سونے میں بدل گیا

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک مرتبہ ایک بیوہ عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا میری تین جوان بیٹیاں ہیں اور مجھے ان کی شادی کرنی ہے مگر میرے پاس انہیں جہیز میں دینے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے، میں بڑی امید لے کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں امید ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے مایوس نہیں لوٹائیں گے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس عورت کے بارہا اصرار پر کہا مٹی کا ایک ڈھیلا اٹھا لاؤ۔ وہ عورت مٹی کا ڈھیلا لے کر آ گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مٹی کا ڈھیلا ہاتھ میں لیا اور تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر پھونک ماری وہ مٹی کا ڈھیلا سونے کے ڈھیلے میں بدل گیا۔ وہ عورت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت دیکھ کر حیران رہ گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جاؤ ان سے اپنی بیٹیوں کے لئے زیور وغیرہ بنواؤ۔ اس عورت نے شکریہ ادا کیا اور اپنے گھر لوٹ گئی۔ گھر جا کر اس عورت نے غسل کیا اور خوشبو وغیرہ لگا کر مٹی کا ڈھیلا لیا اور اس پر سورۂ اخلاص پڑھ کر پھونک ماری کہ وہ سونے میں بدل جائے مگر کچھ نہ ہوا۔ جب وہ عورت سینکڑوں مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر پھونکیں مار چکی اور کچھ نہ ہوا تو تنگ آ گئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ پھونک ماری اور مٹی کا ڈھیلا سونے میں بدل گیا میں نے کئی مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر پھونک ماری مگر کچھ بھی نہ ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تیرے منہ میں موجود زبان میں وہ اخلاص نہیں ہے۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۴۸

صحبت کا اثر

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب میں بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیعت ہوا تو میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اکثر یہ فرماتے سنا کہ اپنے مخالفین اور دشمنوں کو راضی رکھو اور آپ رحمۃ اللہ علیہ حقوق العباد کی ادائیگی پر بہت زور دیتے تھے۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں دہلی میں قیام کے دوران میں نے ایک شخص سے کتاب پڑھنے کی غرض سے لی تھی اور وہ کتاب مجھ سے گم ہو گئی تھی اور اس کے علاوہ میں نے ایک شخص کو بیس جتیل دینے تھے۔ میں نے بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان بار بار سنا تو دل میں خیال آیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ میری قلبی کیفیت سے آگاہ ہیں اور میں جب بھی دہلی گیا تو ان لوگوں کا جن کا مجھ پر حق ہے انہیں راضی کروں گا۔ پھر وہ وقت آیا کہ میں دہلی گیا اور میرے پاس کتاب کی قیمت ادا کرنے کے لئے پیسے نہ تھے اور نہ ہی بیس جتیل تھے کہ میں وہ انہیں اس متعلقہ شخص کو لوٹا سکتا جس سے میں نے کپڑے لئے تھے اور ایک دن میرے پاس دس جتیل پورے آ گئے اور میں اس شخص کے گھر گیا اور اسے آواز دی۔ وہ باہر آیا اور میں نے اس سے کہا میرے لئے ممکن نہیں کہ میں تمہارے بیس جتیل یکمشت ادا کروں میرے پاس اس وقت دس جتیل ہیں تم یہ رکھ لو میں انشاء اللہ جلد باقی رقم ادا کر دوں گا۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس نے میری بات سنی تو کہا کہ تم بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس سے لوٹے ہو لہٰذا تم مجھے دس جیتل ہی دو باقی دس جیتل میں تمہیں معاف کرتا ہوں۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پھر میں اس شخص کے پاس گیا جس کی کتاب مجھ سے گم ہو گئی تھی۔ اس نے مجھے دیکھا تو پوچھا کیسے آئے ہو؟ میں نے کہا میں نے تم سے کتاب پڑھنے کی غرض سے لی تھی وہ مجھ سے گم ہو گئی میں اس کتاب کو کسی اور سے حاصل کرنے کی کوشش کروں گا اور اس کی نقل تمہیں دے دوں گا۔ اس نے میری بات سنی تو بولا تم جس جگہ سے لوٹے ہو یہ وہاں کی صحبت کا اثر ہے اور اس نے مجھے وہ کتاب معاف کر دی۔

قصہ نمبر ۴۹

دلی مقصد کو جان گئے

ایک شخص جس کا نام علی مکی تھا وہ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی اجازت سے پاک پتن کے نواحی علاقے میں گیا اور وہیں مقیم ہوا۔ اگلے دن اس کے رفقاء تو وہیں مقیم رہے جبکہ وہ واپس لوٹ آیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم کل مجھ سے رخصت ہوئے اور آج پھر لوٹ آئے؟ اس نے عرض کیا میں اور میرے رفقاء پاک پتن کے نواحی علاقے میں مقیم ہوئے اب میرے رفقاء وہیں ہیں جبکہ میں لوٹ آیا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مرحبا کہا اور پھر جب اگلی رات ہوئی تو وہ دوبارہ اپنے رفقاء کے پاس لوٹ گیا اور ایک دن پھر اپنے رفقاء کے پاس قیام کے بعد دوبارہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لوٹ آیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دوبارہ واپس آنے کی وجہ دریافت کی تو اس نے وہی بات کہی جو پہلے کہی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ پھر مرحبا کہا۔ وہ شخص اگلی رات پھر واپس اپنے رفقاء کے پاس لوٹ گیا اور صبح ہوتے ہی ایک مرتبہ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں واپس لوٹ آیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خدام سے فرمایا کہ اسے دو نان دے دو۔ خدام نے اسے دو نان دیئے اور وہ چلا گیا اور دوبارہ لوٹ کر واپس نہ آیا۔

O---O---O

قصہ نمبر ۵۰

سورۂ مزمل کی برکت

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھ سے مولانا بدر الدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ میں اور بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ دونوں سفر میں تھے۔ دورانِ سفر ہم ایک دریا کے کنارے پہنچے اور وہاں دریا عبور کرنے کے لئے کوئی کشتی موجود نہ تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میری اپنی نعلین ہاتھوں میں پکڑ لو اور پھر جب ہم پانی کے نزدیک ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اپنی آنکھیں بند کر لو چنانچہ میں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور ہم نے دریا پار کر لیا۔ مجھ پر ہیبت طاری تھی لہٰذا میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کچھ پوچھ نہ سکا پھر میں نے ایک جگہ موقع پا کر پوچھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے سورۂ مزمل پڑھی اور دریا میں ہمارے لئے راستہ بن گیا۔

O---O---O

قصہ نمبر ۵۱

گستاخی کی سزا

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں سر منڈوا کر بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی اجازت سے دہلی کی جانب عازمِ سفر ہوا اور میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے والا کمبل کا خرقہ پہن رکھا تھا اور دہلی پہنچنے کے بعد میں اس خرقہ کو پہنے جامع مسجد دہلی کی جانب روانہ ہوا تو راستہ میں میری ملاقات شرف الدین قیامی سے ہوئی۔ میں نے شرف الدین کو اپنے مرید ہونے کا واقعہ بتایا اور مرشد پاک سے ملنے والے خرقہ کے متعلق بتایا تو وہ غصہ میں آ گیا اور اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں نازیبا کلمات کہے اور مجھے برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ مجھ میں ہمت تھی کہ میں اسے جواب دیتا مگر میں نے صبر کیا اور جب دوبارہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے تمام واقعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گوش گزار کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سنا تو رقت طاری ہو گئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میرے صبر کی تعریف کی اور جلال میں آ گئے اور فرمایا شرف الدین کو موت نے آن لیا۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب میں دہلی دوبارہ گیا تو پتہ چلا کہ شرف الدین اسی دن مر گیا تھا جس دن بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مرنے کی خبر دی تھی۔

قصہ نمبر ۵۲

مرید کی اصلاح کرنا

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مرید عارف تھا اور وہ اُچ اور ملتان کے درمیانی علاقے کے حاکم کا کوئی عزیز تھا۔ اس حاکم نے عارف کے ذریعے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں سو تنکے بھیجے۔ عارف نے پچاس تنکے خود رکھ لئے اور پچاس تنکے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسکراتے ہوئے فرمایا عارف! تم نے برادرانہ تقسیم کی۔ عارف نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو بہت شرمندہ ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے معافی مانگی اور باقی پچاس تنکے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے آئندہ کے لئے امانت میں خیانت کرنے سے منع فرمایا اور اسے دوبارہ بیعت کیا۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۵۳

مرید کی سفر میں نگہبانی فرمائی

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید عبداللہ رومی نے ملتان جانے کا ارادہ کیا اور وہ جانے سے قبل آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرا ملتان جانے کا ارادہ ہے اور راستہ انتہائی خطرناک ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے لئے دعا کریں میں ملتان بحفاظت پہنچ جاؤں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پاک پتن سے فلاں موضع تک تم خیریت سے جاؤ گے اور اس سے آگے ملتان کی حدود ہے وہاں سے تمہاری حفاظت کی ذمہ داری بھائی بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد ہے۔

عبداللہ رومی فرماتے ہیں میں اس موضع تک پہنچا جہاں تک بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا میری حدود ہے وہاں ایک حوض تھا جہاں لوگوں کو راہزن لوٹ لیا کرتے تھے اور وہاں راہزنوں کا ایک گروہ موجود تھا۔ مجھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان یاد آ گیا اور میں بغیر کسی خوف کے آگے بڑھتا رہا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ان راہزنوں کے راستہ سے دور کر دیا اور وہ راستہ بھول گئے۔ میں نے اس حوض پر دوگانہ ادا کیے اور حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کو یاد کیا اور عرض کیا جہاں تک مرشد پاک نے فرمایا تھا میری حفاظت کی ذمہ داری ہے وہاں تک میں بحفاظت پہنچ گیا اب آگے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی حدود ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی مجھے بخیریت ملتان پہنچا دیں۔ یہ فرما کر میں نے اپنا سفر شروع کیا اور بخیریت ملتان پہنچ گیا۔

عبداللہ رومی فرماتے ہیں میں ملتان پہنچا اور حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت میں نے گلیم اوڑھ رکھی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا تو ناراضگی کا اظہار کیا اور فرمایا یہ کیا اوڑھ رکھا ہے یہ تو شیطانی لبادہ ہے؟ میں نے عرض کیا یہ گلیم ہے اور جن لوگوں کے پاس سونا چاندی ذخیرہ ہیں انہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کچھ نہیں کہتے اور میری گلیم پر اعتراض کرتے ہیں؟ حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ تم کہہ رہے ہو جبکہ تم نے فلاں حوض کے پاس مجھے پکارا تھا اور کیا میں نے تمہارے معاملہ میں کسی کوتاہی سے کام لیا تھا۔

O.........O.........O

قصہ نمبر ۵۴

تعویذ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا مخلوق مجھ سے تعویذ مانگتی ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اس بارے میں کیا فرمان ہے؟ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مولانا فرید (رحمۃ اللہ علیہ)! یہ کام نہ تمہارے ہاتھ میں ہے نہ میرے ہاتھ میں ہے بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور اللہ تعالیٰ کا کلام ہے تم لکھو اور دو۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میرے دل میں خیال آیا کہ میں مرشد پاک سے کسی دن فرصت میں تعویذ لکھنے کی اجازت طلب کروں۔ پھر ایک دن ایسا ہوا کہ مولانا بدر الدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تعویذ لکھا کرتے تھے وہ موجود نہ تھے اور تعویذ لینے والوں کا ہجوم تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا تم تعویذ لکھو چنانچہ میں تعویذ لکھنے لگا اور ہجوم اس قدر زیادہ تھا کہ لوگ جھگڑنے لگے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ میری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا گھبرا گئے؟ میں نے عرض کیا حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ سب جانتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تمہیں تعویذ لکھنے کی اجازت ہے۔ پھر فرمایا کاملین کا ہاتھ سے چھونا بھی اثر رکھتا ہے۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۵۵

مسواک درخت بن گئی

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ پاک پتن کے نواح میں واقعہ ایک قصبے نوشہرہ میں تشریف لے گئے اور وہاں مسواک کرنے کے بعد مسواک کو زمین میں گاڑ دیا۔ وہ مسواک تنا آور درخت بن گئی اور کچھ ہی دیر میں اس پر پتے لہلہانے لگے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب پاک پتن کی جانب روانہ ہوئے تو وہ درخت بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مڑ کر دیکھا اور فرمایا۔

''اے درخت! یہیں رک جا۔''

وہ درخت رکنے کی بجائے بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے چلتا رہا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے دوسری مرتبہ رکنے کا کہا مگر وہ نہ رکا اور اس درخت کی یہ کیفیت عشق کے زیر اثر تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تیسری مرتبہ غصہ میں کہا کہ رک جا اور پھر اس کی شاخوں کو پکڑ کر فرمایا۔

''اے بے ادب! یہیں رک جا۔''

اس درخت کی جڑیں زمین سے باہر تھیں جیسے ہی بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس کی شاخیں زمین پر جھک گئیں۔

قصہ نمبر ۵٦

قلندروں کی فرمائش

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں اور جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ ایک جگہ موجود تھے اور جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ صاحب حال تھے اور چند قلندر جن کی کمر میں لوہے کی کیلیں پیوست تھیں آئے اور سلام کیا اور پھر جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھ گئے اور ان قلندروں میں ہر ایک کا مزاج جداگانہ تھا۔ ان قلندروں نے دہی کی فرمائش کی اور اس وقت وہاں دہی موجود نہ تھا۔ جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ نے میری جانب دیکھا کہ شاید کچھ ہو اور میں نے ان قلندروں سے کہا اگر تم نے دہی کھانا ہے تو سامنے جو نہر دکھائی دیتی ہے وہاں چلے جاؤ۔ قلندروں نے حیرانگی کا اظہار کیا اور جب وہ اس نہر پر گئے تو انہیں نہر کی جگہ دہی ہی دکھائی دی چنانچہ انہوں نے شکم سیر ہو کر دہی کھائی۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۵۷

زمین نے حقیقت عیاں کر دی

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے پاک پتن میں زمین کا ایک قطعہ خریدا اور پھر ایک شخص نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ زمین اس کی ملکیت ہے اور اس نے دیپالپور کے حاکم کے دربار میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف مقدمہ درج کروا دیا۔ حاکم نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پیغام بھیجا کہ اس معاملہ میں کوئی واضح جواب دیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں لکھا کہ تم یہاں کے لوگوں سے اس کی تصدیق کر سکتے ہو۔ حاکم نے جواباً لکھا کہ زمین کا کوئی کاغذی ثبوت فراہم کریں اور اس کے بغیر معاملہ کی درستگی کا علم ہونا مشکل ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً لکھا کہ میرے پاس کوئی تحریری ثبوت تو نہیں ہے اور اگر تمہیں میری بات کا اعتبار نہیں تو یہاں خود آؤ اور آ کر زمین سے دریافت کر لو وہ تمہیں خود بتا دے گی کہ وہ کس کی ملکیت ہے؟

حاکم دیپالپور جب بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کا جواب پڑھ کر بے حد حیران ہوا اور پھر خود پاک پتن آیا اور اس کے ہمراہ ہزاروں لوگ تھے تا کہ دیکھیں کہ زمین کیا جواب دیتی ہے؟ حاکم دیپالپور نے زمین کے جھوٹے دعویدار سے کہا کہ تم زمین سے پوچھو کہ کیا یہ تیری ملکیت ہے؟ جھوٹے دعویدار نے باآوازِ بلند کہا۔

"اے زمین! تو بتا کہ کیا تو میری ملکیت ہے یا پھر مولانا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی ملکیت ہے؟"

زمین سے کچھ آواز نہ آئی۔ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ اس موقع پر وہاں موجود نہ تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک خادم نے زمین کو مخاطب کیا اور فرمایا۔

"اے زمین! تو بتا تو اس جھوٹے دعویدار کی ملکیت ہے یا پھر بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی ملکیت ہے؟"

زمین سے آواز آئی میں بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی ملکیت ہوں۔ زمین کی آواز سن کر ایک شور بلند ہوا اور زمین کا جھوٹا دعویدار وہاں سے فرار ہو گیا۔ حاکم دیپالپور جس نے بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی بات کا یقین نہیں کیا تھا وہ جب واپس دیپالپور کی جانب چلا تو راستہ میں اس کے گھوڑے کا پاؤں پھسلا اور گھوڑے سے گر کر اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ اسی وقت مر گیا۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۵۸

روحانی منازل کو طے کرنے کے لئے اہل ہونا شرط ہے

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید یوسف نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں یوں عرض کیا۔

''میں ایک عرصہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہا اور میں نے کئی لوگوں کو فیضیاب ہوتے دیکھا مگر مجھ پر کبھی عنایت نہیں ہوئی حالانکہ مجھے ان سے قبل فیضیاب ہوتا اور مجھ پر بھی عنایت خاص ہونی چاہیے تھی۔''

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''یہ تمہاری کوتاہی ہے اور روحانی منازل طے کرنے کے لئے اہل ہونا شرط ہے۔ میں خود کسی کو عطا نہیں کرتا بلکہ جو کچھ عطا کرتا ہوں تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کرتا ہوں اور اگر اللہ تعالیٰ کسی کو عطا نہیں کرنا چاہتا تو میں عطا کرنے والا کون ہوتا ہوں؟''

یوسف کی شکایت جاری رہی۔ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے نزدیک کھیلتے ہوئے ایک بچے کو پاس بلایا اور اینٹوں کے ڈھیر کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

''ان اینٹوں میں سے میرے لئے ایک اینٹ لے آؤ۔''

وہ بچہ گیا اور ایک ثابت اینٹ لے آیا۔ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے وہ اینٹ اپنے پاس موجود ایک شخص کو بیٹھنے کے لئے دی اور اس بچے سے فرمایا۔

''جاؤ ایک اور اینٹ لے آؤ۔''

وہ بچہ گیا ایک اور اینٹ لے آیا۔ وہ اینٹ بھی سالم تھی اس نے وہ اینٹ بھی بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے رکھ دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ اینٹ بھی پاس بیٹھے ایک اور شخص کو دے دی اور بچے سے فرمایا۔

''جاؤ اب ان (یوسف) کے لئے بھی ایک اینٹ لے آؤ۔''

وہ بچہ گیا اور آدھی اینٹ لے آیا۔ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے یوسف سے فرمایا۔

''تم بتاؤ میں کیا کر سکتا ہوں میرے بس میں جو تھا میں نے وہ کیا اب یہ تمہارا مقدر کہ تمہیں کیا ملتا ہے اور مجھ پر تمہارے مقدر کے معاملہ میں کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔''

O.....O.....O

قصہ نمبر ۵۹

ایک تیلی کی مدد فرمانا

پاک پتن کے نواحی علاقے میں ایک بستی تھی جسے حاکم دیپالپور نے تہس نہس کر دیا اور یہاں کے مکینوں کا مال لوٹ لیا اور لوگوں کی زمینیں ضبط کرتے ہوئے انہیں وہاں سے نکال دیا۔ اس بستی میں ایک تیلی رہتا تھا جس کی بیوی حسن و جمال میں بے مثل تھی۔

حاکم دیپالپور کے سپاہی اس عورت کو لے گئے اور حاکم دیپالپور نے اس عورت کو اپنی خادمہ بنا لیا۔ تیلی نے بیوی کی واپسی کی کوشش کی مگر اس کی ہر کوشش بیکار گئی۔ پھر کسی نے مشورہ دیا کہ تم بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جاؤ اور اپنا مسئلہ بیان کرو۔

وہ تیلی، بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام واقعہ گوش گزار کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم یہاں کچھ دن مقیم رہو اللہ تعالیٰ جلد کوئی بہتر سبب پیدا فرمائے گا۔

کچھ عرصہ گزرا حاکم دیپالپور کے کچھ سپاہی پاک پتن کے منشی کو گرفتار کر کے لے گئے اور اس منشی پر الزام تھا کہ اس نے حکومت گرانے کی سازش کی ہے۔ وہ منشی بھی بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں سے تھا۔ اس نے ان سپاہیوں سے کہا کہ تم مجھے حاکم دیپالپور کے پاس لے جانے سے قبل بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس لے جاؤ تاکہ میں

ان کا دیدار کرلوں۔

سپاہی اس منشی کو لے کر بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس لے آئے۔ منشی نے عرض کیا حضور! میں بے گناہ ہوں اور میری یہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سوا کسی سے جان پہچان نہیں ہے اور حاکم دیپالپور نے مجھے بے گناہ قید کروایا ہے۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر تم بے گناہ ہو تو پھر خوفزدہ نہ ہو اور حاکم دیپالپور تمہیں دیکھتے ہی تم پر مہربان ہو جائے گا اور جب تم وہاں سے رہا ہو گے تو بتاؤ کہ تم کیا نذر پیش کرو گے؟ منشی نے عرض کیا جو بھی جمع پونجی ہے سب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نذر کردوں گا۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حاکم دیپالپور تمہیں ایک خلعت اور ایک خادمہ عطا کرے گا تم وہ خادمہ اس غریب تیلی کو دے دینا۔ منشی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو جان گیا کہ اب اس کی رہائی ممکن ہے۔

تیلی نے بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو عرض کیا کہ حضور! میرے پاس بھی دولت ہے اور میں کئی خوبصورت جوان خادمائیں خرید سکتا ہوں پھر مجھے اس کی جانب سے عطا کردہ خادمہ کی کیا ضرورت ہے جبکہ مجھے تو اپنی بیوی چاہئے جس سے میں محبت کرتا ہوں۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے تبسم فرمایا اور فرمایا کہ تم بھی اس کے ساتھ جاؤ اور پھر اللہ تعالیٰ کا فضل دیکھو۔ وہ تیلی اس منشی کے ہمراہ حاکم دیپالپور کے دربار میں پیش ہوا۔ حاکم دیپالپور نے منشی کو دیکھتے فرمایا کہ یہ بے گناہ ہے اور پھر اس نے منشی کو خلعت عطا فرمائی اور ایک گھوڑا دیا اور ایک باپردہ خادمہ بھی دی۔

منشی نے حاکم دیپالپور کا شکریہ ادا کیا اور جب دربار سے رخصت ہوا تو اس

خادمہ کا ہاتھ اس نے تیلی کے ہاتھ میں دے دیا اور کہا کہ یہ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے تمہیں عطا ہوئی ہے اور یہ تمہاری امانت تھی جو میں نے تمہارے سپرد کر دی۔

تیلی اور منشی کے مابین ابھی یہ گفتگو جاری تھی کہ اس خادمہ نے اپنا نقاب الٹ دیا اور تیلی سے لپٹ گئی اور وہ خادمہ دراصل تیلی کی بیوی تھی جس کی جدائی میں وہ یوں ہلکان تھا۔

پھر منشی، تیلی اور تیلی کی بیوی تینوں بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شکریہ ادا کیا۔ تیلی اور اس کی بیوی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں شامل ہو گئے۔

O.......O.......O

قصہ نمبر ۶۰

ارادت مند کی غیبی مدد فرمائی

دہلی میں ایک مالدار شخص تھا مگر وہ اپنا مال نیک کاموں میں خرچ کرنے کی بجائے شراب وشباب کی محافل میں خرچ کرتا تھا۔ ایک دن اس نے غیبی آواز سنی اور اسے سننے کے بعد وہ تائب ہو کر پاک پتن کی جانب روانہ ہوا تا کہ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو۔ شیطان چونکہ ایک عرصہ سے اس کو ورغلاتا رہا تھا اور اسے راہِ حق سے بھٹکاتا رہا تھا اس نے اس مرتبہ ایک حسین دوشیزہ کو اس شخص کو بھٹکانے کے لئے بھیجا۔ اس حسینہ نے راستہ میں اس سے ملاقات کی اور اسے گناہ کی دعوت دی۔ اس شخص نے حقارت کے ساتھ اس دعوت کو ٹھکرا دیا۔ وہ حسینہ اس بیل گاڑی پر سوار ہوئی جس پر وہ سوار تھا۔ پھر راستہ میں ایک موقع ایسا بھی آیا کہ وہ حسینہ اس کے نزدیک آ گئی اور ممکن تھا کہ وہ شخص اس حسینہ کے جسم کی گرمی سے مائل ہوتا اور گناہ میں مبتلا ہوتا اچانک غیب سے ایک ہاتھ نمودار ہوا اور اس نے اس حسینہ کے منہ پر تھپڑ جڑ دیا۔ غیب سے آواز آئی اگر ایک شخص تائب ہو گیا اور گناہوں کی دلدل سے باہر نکل آیا تو اس کے نزدیک جاتی ہے تو خود کو اس سے دور کر لے۔ اس شخص نے اس آواز کے بعد اس حسینہ کو بیل گاڑی سے اتار دیا اور تنہا پاک پتن بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس دن اللہ تعالیٰ نے تیری حفاظت فرمائی۔

قصہ نمبر ۶۱

ایک قلندر کا آزمائش کرنا

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ اپنے مریدین کے ہمراہ تشریف فرما تھے اور تمام مرید اس وقت مؤدب اور خاموش بیٹھے تھے۔ اس دوران ایک قلندر وہاں سے گزرا۔ قلندر نے جب سکوت دیکھا تو کہا یہ کیا تماشا لگا رکھا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انتہائی نرمی سے فرمایا کیسا تماشا؟ قلندر نے کہا یہ تماشا نہیں تو پھر کیا ہے کہ تم بت بنے بیٹھے ہو اور یہ لوگ تمہارے اردگرد ایسے بیٹھے ہیں جیسے تمہاری پرستش کرتے ہوں۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میری کیا اوقات کہ میں خود کو کچھ بناؤں بلکہ میں جو کچھ بھی ہوں یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ قلندر نے کہا تم نے خود اپنی ذات کو بت بنایا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قلندر کی اس تلخ بات پر بھی تحمل سے جواب دیا کہ انسان خود کو کچھ نہیں بناتا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ انسان کو کسی مرتبہ پر فائز فرمائے۔ قلندر نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جواب سنا تو سرشاری سے فرمایا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صبر و تحمل کی مثال نہیں اللہ تعالیٰ یونہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو صابر رکھے۔

O......O......O

قصہ نمبر ٦٢

پیٹ کی خاطر بنے ہوئے پیر

حضرت یوسف ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ، بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے رفیق تھے۔ ایک دن وہ سفر سے لوٹے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا تم نے کن بزرگوں سے ملاقات کی؟ انہوں نے عرض کیا کہ فلاں فلاں بزرگ سے ملا اور ان کے یہ اشغال ملاحظہ فرمائیے۔

یہ سن کر بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے قلب میں رغبت پیدا ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ وضو کے لئے گئے اور جب وضو کے بعد لوٹے تو یوسف ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا میں نے ان مشائخ سے ملاقات کی ہے جن کا ذکر تم نے کیا اور تمہاری باتیں سن کر میرے قلب میں ان سے ملاقات کی رغبت ہوئی اور جب میں نے ان سے ملاقات کی تو معلوم ہوا کہ یہ سب پیٹ کی خاطر پیر بنے ہوئے ہیں۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۶۲

کھجوریں اشرفیوں میں بدل گئیں

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں چند درویش حاضر ہوئے اور عرض کیا ہم مسافر ہیں اور ہمارا زادِ راہ ختم ہو گیا ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمیں کچھ عطا فرمائیں تا کہ ہمارا سفر جو انتہائی طویل ہے آسانی سے انجام پائے۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے اس وقت چند خستہ کھجوریں موجود تھیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کھجوریں انہیں دے دیں۔ وہ درویش مایوسی کے عالم میں ان کھجوروں کو لے کر خانقاہ سے باہر نکلے اور جب انہوں نے باہر جا کر ان کھجوروں کو پھینکنا چاہا تو وہ کھجوریں اشرفیوں میں بدل گئیں۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ٦٤

کشف باطنی سے احوال سے آگاہ ہونا

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں اور میرے کچھ دوست پاک پتن آ رہے تھے راستہ میں سرسی کے جنگل میں ایک سانپ نے مجھے ڈس لیا اور میرے ایک ساتھی نے جس جگہ سانپ نے ڈسا تھا وہاں مضبوطی سے کپڑا باندھ دیا تا کہ زہر نہ پھیلے۔ جب ہم پاک پتن کے نزدیک پہنچے تو رات کا وقت تھا اور شہر کے دروازے بند ہو چکے تھے۔ میرے ساتھیوں نے فیصلہ کیا کہ وہ دیوار پھلانگ کر شہر میں داخل ہو جائیں اور ابھی یہ بات ہو رہی تھی کہ قلعہ کی دیوار میں کئی سوراخ ہو گئے اور میرے ساتھی ان کے ذریعے اوپر چڑھ کر اندر کود گئے۔ میں خوفزدہ تھا میرے ایک ساتھی نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے بھی اوپر کھینچ لیا۔ ہم فجر کے وقت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سب کی خیریت دریافت فرمائی مگر میری خیریت دریافت نہ فرمائی۔ پھر کچھ دیر بعد مجھ سے فرمایا سانپ کا ڈسنا تو اور بات ہے مگر تم نے دیوار کیوں کودی تھی؟

○.....○.....○

قصہ نمبر ٦٥

بدتمیز درویش

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پانچ درویش حاضر ہوئے اور یہ سب انتہائی بدتمیز تھے۔ جب یہ پانچوں رخصت ہونے لگے تو ان میں سے ایک بولا کہ ہم کئی مقامات پر گئے مگر ہم کسی درویش کو نہیں مل پائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم کچھ دیر یہاں رکو میں تمہاری ملاقات ایک درویش سے کرواتا ہوں۔ انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات پر توجہ نہ دی اور یونہی بدتمیزی کرتے ہوئے وہاں سے جانے لگے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم نے جانے کا ارادہ تو کر لیا مگر کسی ویرانے سے نہ گزرنا مگر ان درویشوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات کی چنداں پرواہ نہ کی۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خادم کو ان کے پیچھے بھیجا تاکہ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بتائے کہ یہ درویش کس راستہ سے جاتے ہیں؟ خادم نے بتایا کہ وہ ایک سنسان راستہ سے گئے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خادم کی بات سنی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ پھر کچھ دیر بعد خبر ملی کہ ان پانچوں کو شدید پیاس کا مرض لاحق ہو گیا اور ان میں سے چار تو مرضِ استسقاء سے مر گئے جبکہ پانچویں کو پانی مل گیا مگر اس نے پانی اس قدر پی لیا کہ اس کی موت واقع ہو گئی۔

○......○......○

قصہ نمبر ٦٦

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے معاملے میں شیطان کو کچھ دخل نہیں

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں ایک مرید نے کہا بہاؤ الدین خالد کہتا تھا میں پاک پتن میں بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جامع مسجد میں محراب کے آگے بیٹھ گیا اور لوگوں نے مجھے آپ رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچنے نہ دیا۔ محراب میں ایک شگاف تھا اور اس میں کاغذ کا ایک ٹکڑا رکھا تھا میں نے وہ کاغذ کا ٹکڑا لے کر کھولا تو اس پر لکھا تھا خالد کو فرید رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے سلام ہو۔ میں حیران رہ گیا اور میں نے یہ واقعہ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا یہ کاغذ کون لکھتا تھا اور کون رکھتا تھا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ملہم نامی ایک فرشتہ ہے جب نقش قلب میں لکھتا ہے تو الہام ہوتا ہے۔ مرید نے عرض کیا پھر وہ کاغذ بھی ملہم فرشتہ ہی لکھتا ہوگا اور رکھتا ہوگا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تبسم فرمایا اور فرمایا ملہم کے ذمہ تین کام ہیں۔

١۔ قلب میں کسی بات کا خیال پیدا کرنا۔

٢۔ ہاتف غیب سے ندا دینا

٣۔ کاغذ پر لکھ کر دینا

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا صوفیاء صرف نقش کو دیکھتے ہیں اور نقاش کو نہیں دیکھتے اور انبیاء کرام علیہم السلام نقش اور نقاش دونوں کو دیکھتے ہیں اور جب نقش ظاہر ہو اور قلب میں نور پیدا ہو تو وہ نقش رحمانی ہے اسے فرشتے نے لکھا ہے اور اگر اندھیرے میں نقش پیدا ہو گا تو یہ شیطانی نقش ہے اور شیطان کا وسوسہ بھی قلب میں پیدا ہوتا ہے اور بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے معاملے میں شیطان کو کچھ دخل نہیں اور یہ فرشتے کا کام ہے اور صوفیاء کی محافل میں جو کچھ وقوع پذیر ہوتا ہے وہ منجانب اللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ٦٧

نفس کشی کی انتہاء

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جن دنوں میں پاک پتن میں بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں موجود تھا میرا ایک دوست جو عالم دین تھا اور میرا ہم درس تھا اور ہم دونوں علمی مسائل پر بحث کیا کرتے تھے وہ پاک پتن آیا اور جب اس نے مجھے بوسیدہ لباس میں دیکھا تو میرے حال پر افسوس کیا اور کہا تم نے یہ کیا حال بنا لیا اور اگر تم دہلی میں مدرس ہوتے تو یقیناً اس وقت مجتہد زمانہ ہوتے اور تمہاری زندگی اطمینان سے بسر ہوتی۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اپنے دوست کو کچھ جواب نہ دیا اور جب میں بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کشف باطنی سے میرے احوال سے آگاہ تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر کوئی دوست مل جائے اور وہ تمہارے حال پر افسوس کرے اور کہے کہ تم نے یہ کیا حال بنا رکھا ہے اور تم مدرس بن جاتے تو ایسے میں تم اسے کیا جواب دو گے؟

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا حضور! جو آپ رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر کوئی ایسا کہے تو یہ شعر سنا دینا۔

نہ ہمرہی تو مرا راہ خویش گیر و برو
ترا سعادت باد امر نگوں ساری

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم لنگر خانے میں چلے جاؤ اور وہاں مختلف کھانے خوان میں سجا کر اپنے اس دوست کے پاس لے جاؤ۔ میں نے حکم کی تعمیل کی اور جب میرے دوست نے دیکھا تو روتا ہوا میرے پاس آیا اور سر سے خوان اتار کر کہنے لگا تم نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے کہا میرے مرشد پاک نے مجھے اس کا حکم دیا تھا۔ ان نے میری بات سنی تو کہا تمہارے مرشد نے تمہیں نفس کشی کے اس مقام تک پہنچا دیا ہے تم مجھے ان کے پاس لے چلو۔ میں نے اپنے دوست سے کہا کہ پہلے کھانا کھا لو اور پھر میں تمہیں اپنے مرشد کے پاس لے چلوں گا۔ الغرض ہم دونوں نے کھانا کھایا اور جب کھانے سے فارغ ہوئے تو میرے دوست نے اپنے خادم سے کہا کہ وہ خوان اٹھا لے۔ میں نے کہا ایسا ہرگز نہیں ہوگا اور تم یہ خوان میرے سر پر رکھو اور میں جیسے آیا تھا ویسے ہی واپس جاؤں گا۔ پھر میں اپنے دوست کو لے کر بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرا وہ دوست آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت ہو کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہو گیا۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۶۸

طے کا روزہ

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر طے کا روزہ رکھا اور طے کے روزے میں ایک دن کے بعد افطار کیا جاتا ہے اور حالت روزہ میں اپنا وقت عبادتِ خداوندی میں بسر کرنا ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے طے کا روزہ رکھا اور غزنی دروازہ کے غربی برج کے نیچے اپنے حجرہ میں مقیم ہو گئے۔ جب روزہ افطار کرنے کا وقت ہوا تو ایک شخص آیا جس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کھانا تناول فرمایا مگر کھاتے ہی فوراً قے کر دی اور تمام کھانا معدہ سے باہر نکل گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ پریشانی میں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام واقعہ بیان کیا۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا وہ کھانا ایک شرابی کا تھا اور تمہارے معدہ نے شرابی کا کھانا قبول نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ تمہیں حرام سے محفوظ رکھے اور اب تم ایک مرتبہ پھر طے کا روزہ رکھو اور تمہارے افطار کا بندوبست غیب سے ہوگا۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر ایک مرتبہ پھر طے کا روزہ رکھا اور جب افطار کا وقت ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پانی سے روزہ افطار کیا اور اس انتظار میں تھے کہ غیب سے کوئی مدد ملے اور کھانے کا کچھ انتظام ہو مگر عشاء کا وقت ہو گیا اور غیب سے کچھ بھی سبب نہ بنا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نقاہت کی

وجہ سے زمین پر ہاتھ مار کر کچھ کنکریاں اٹھائیں اور منہ میں ڈال لیں۔ وہ کنکریاں منہ میں جاتے ہی شکر بن گئیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تھوک دیا کہ کہیں یہ بھی کوئی آزمائش نہ ہو۔ پھر کچھ دیر گزری اور نقاہت کا غلبہ ہوا تو ایک مرتبہ پھر چند کنکریاں منہ میں ڈال لیں اور وہ کنکریاں بھی منہ میں جاتے ہی شکر بن گئیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ پھر انہیں تھوک دیا اور خیال کیا یہ ابلیس کی کوئی چال ہے جو انہیں بارگاہِ خداوندی میں رسوا کرنا چاہتا ہے۔ مگر جب تیسری مرتبہ نقاہت کی وجہ سے کنکریاں منہ میں ڈالیں اور وہ کنکریاں بھی شکر بن گئیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس مرتبہ یہ خیال کیا کہ شاید یہ غیب سے میرے لئے رزق ہے چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں نعمت خداوندی جان کر کھا لیا۔ پھر اگلے دن جب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو تمام ماجرا بیان کیا۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے تبسم فرمایا اور فرمایا وہ کنکریاں ہی تھیں جو تمہارے منہ میں جا کر شکر بن گئیں اور جب بندہ خود کو مجاہدہ کے ذریعہ روحانی کثافتوں سے پاک کر لیتا ہے تو اس کی روح پاک ہو جاتی ہے۔ پھر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے ٹلے کے کامیاب روزہ کی مبارکباد دی۔

O...O...O

قصہ نمبر ۶۹

چلہ معکوس

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا حضور! اگر اجازت دیں تو میں ایک چلہ کرلوں۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر ناگواری کا اظہار کیا اور فرمایا کہ ایسی چیزوں کی کچھ ضرورت نہیں اور اس سے بندہ کو شہرت کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے اپنی بات پر شرمندگی ہوئی کہ میں نے مرشد سے ایسی بات کیوں کہی جو ان کی طبع کے خلاف تھی اور انہیں میری بات ناگوار محسوس ہوئی۔

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کو بلایا اور فرمایا کہ تم چلہ معکوس کرو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مرشد پاک کے فرمان پر لبیک کہا مگر یہ جرأت نہ کر سکے کہ حضور! چلہ معکوس کیا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیر بھائی حضرت سیّد بدر الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے اور ان سے چلہ معکوس کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مرشد پاک سے اس کے متعلق پوچھ کر بتا دیں کیونکہ مرشد پاک نے مجھے چلہ معکوس کا حکم دیا ہے اور میں مرشد پاک سے چلہ معکوس کے متعلق پوچھنے کی جرأت نہیں کر سکا چنانچہ حضرت سیّد بدر الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ سے چلہ معکوس کا طریقہ اور اس کی شرائط پوچھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بتا دیں اور چلہ معکوس یہ ہے

کہ چالیس دن یا چالیس رات تک پاؤں رسی سے باندھ کر کنوئیں میں الٹا لٹک کر ذکر خداوندی میں مشغول رہا جائے۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کو جب چلہ معکوس کی شرائط اور طریقہ پتہ چلا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مطلوبہ جگہ کی تلاش شروع کر دی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ چاہتے تھے کہ کوئی ایسی جگہ ہو جہاں مسجد سے ملحقہ کنواں ہو اور کنوئیں کے اوپر کوئی درخت ہو جس کی شاخوں سے رسی باندھ کر کنوئیں میں الٹا لٹک سکیں اور مسجد کا امام یا متولی ایسا ہو جو ان کے راز کو راز ہی رکھے مگر باوجود تلاش بسیار کے کوئی ایسی جگہ نہ ملی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے لئے دہلی کے علاوہ اردگرد کے علاقوں کا بھی دورہ کیا اور پھر بالآخر اُچ شریف پہنچے اور وہاں ایک مسجد مل گئی جہاں کنواں بھی موجود تھا اور وہ جگہ چلہ معکوس کے لئے بھی انتہائی مناسب تھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد کے امام خورشید مینائی کو اعتماد میں لیا اور انہیں چلہ معکوس کے متعلق بتایا اور کہا کہ تم مجھے نمازِ عشاء کے بعد کنوئیں میں الٹا لٹکا دینا اور جب اذانِ فجر کا وقت ہو تو مجھے کنوئیں سے باہر نکال لینا۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے چلہ معکوس شروع کیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ بعد نمازِ عشاء اپنے پاؤں باندھتے اور کنوئیں کی منڈیر پر چڑھ جاتے اور خورشید مینائی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کنوئیں میں الٹا لٹکا دیتے۔ صبح اذانِ فجر کا وقت ہوتا تو خورشید مینائی کنوئیں کی منڈیر پر آ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کرتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے اذانِ فجر کا وقت ہو گیا ہے تو مجھے کنوئیں سے باہر نکال دو اور خورشید مینائی کنوئیں سے باہر نکال لیتا۔ یوں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس دن کا چلہ پورا کیا۔

O...O...O

قصہ نمبر ۷۰

بی بی مجیب النساء رحمۃ اللہ علیہا سے نکاح کا واقعہ

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کو محرم الحرام کے ایک جمعہ الہام ہوا کہ دہلی پہنچو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ دہلی پہنچے اور حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی قدم بوسی کی سعادت حاصل کی۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا شیخ زکریا سندھی (رحمۃ اللہ علیہ) جو تمہارے ہمسایہ ہیں ان کی ایک ہمشیرہ ہے جس کا نام بی بی مجیب النساء (رحمۃ اللہ علیہا) ہے تم ان سے نکاح کر لو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خاموشی اختیار کی پھر اس رات خواب میں زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سعادت نصیب ہوئی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شادی کا حکم دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا سخت مجاہدہ کی وجہ سے بشری تقاضے پورے نہیں کر سکتا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بستر پر ایک جڑ موجود ہے اور یہ جڑ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو عطا فرماتا ہے تم اسے کھا لو اللہ تعالیٰ تمہاری بشری طاقت لوٹا دے گا اور تمہیں کثیر اولاد عطا فرمائے گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ خواب سے بیدار ہوئے تو وہ جڑ بستر پر موجود تھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ جڑ کھا لی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شباب لوٹ آیا اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق شیخ زکریا سندھی رحمۃ اللہ علیہ کی ہمشیرہ حضرت بی بی مجیب النساء رحمۃ اللہ علیہا سے پانچ سو ریال حق مہر کے عوض نکاح کر لیا۔

قصہ نمبر ۷۱

پیشگی آگاہی بابت وصال حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ جو کہ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی تھے اور دہلی میں مقیم تھے ہر سال آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لئے پاک پتن تشریف لاتے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے فیضیاب ہوتے تھے اور جب آپ رحمۃ اللہ علیہ رخصت ہونے لگتے تو درخواست کرتے کہ فاتحہ خوانی کی جائے اور ان کا مقصد یہی ہوتا کہ دوبارہ آنے کی سعادت انہیں حاصل ہوتی ہے یا نہیں؟

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ کے کہنے پر فاتحہ خوانی کا انتظام کرتے اور سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد فرماتے کہ تم انشاء اللہ دوبارہ بھی یہاں آؤ گے اور یوں یہ سلسلہ انیس برس تک جاری رہا۔ پھر جب انیسویں برس حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ پاک پتن تشریف لائے اور جب جانے لگے تو ہمیشہ کی طرح فاتحہ خوانی کی درخواست کی۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ فاتحہ پڑھی اور کچھ نہ فرمایا۔ حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا میں جب بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آتا اور فاتحہ خوانی کی درخواست کرتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد فرماتے کہ تم آئندہ بھی آؤ

گے مگر اس مرتبہ کچھ نہیں فرمایا اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ خاموش رہے۔

حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا مجھے ایک مرتبہ اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضری کی سعادت نصیب ہو اور میرے بیس چکر پورے ہوں۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ کی درخواست کے باوجود کوئی بات نہ کہی اور نہ ہی یہ فرمایا کہ تم دوبارہ یہاں آؤ گے چنانچہ جب حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ دہلی پہنچے تو کچھ عرصہ بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دہلی میں وصال ہو گیا۔

O......O......O

قصہ نمبر ۷۲

شکر کی پڑیا

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے لقب "گنج شکر" کے متعلق کتب سیر میں منقول ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب کم سن تھے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ حضرت بی بی قرسم خاتون رحمۃ اللہ علیہا کی خواہش تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نمازِ فجر کے لئے جلد بیدار ہو جایا کریں چنانچہ انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نمازِ فجر کے وقت بیدار کرنے کے لئے انہوں نے مصلے کے نیچے شکر کی ایک پڑیا رکھ دی اور فرمایا اگر تم صبح نمازِ فجر کے لئے اٹھو گے تو تمہیں اللہ تعالیٰ کی جانب سے شکر کی پڑیا ملے گی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نمازِ فجر کے لئے بیدار ہو گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مصلے کے نیچے رکھی ہوئی پڑیا مل گئی۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ نے اسے معمول بنا لیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نمازِ فجر کے لئے جلد بیدار ہو جاتے اور جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عادت پختہ ہو گئی تو والدہ نے خیال کیا اب عادت چونکہ پختہ ہو گئی لہٰذا اب شکر کی پڑیا رکھنے کی حاجت نہیں اور یوں انہوں نے شکر کی پڑیا رکھنا ترک کر دی مگر شکر کی پڑیا آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بدستور ملتی رہی۔ ایک دن والدہ نے اس خیال سے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شکر نہ ملنے کا شکوہ نہیں کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے تو حسب معمول شکر مل رہی ہے۔ والدہ نے تحقیق کی تو پتہ چلا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو غیبی طور پر شکر مل رہی تھی اس وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا لقب "گنج شکر" مشہور ہو گیا۔

O...O...O

قصہ نمبر ۷۳

گستاخی کی سزا

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے لقب ''گنج شکر'' کے متعلق یہ بھی منقول ہے کہ ایک تاجر اونٹوں پر شکر لادے ملتان سے دہلی کی جانب روانہ ہوا۔ راستہ میں پاک پتن سے گزرا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا ان اونٹوں پر کیا ہے؟ اس نے ازراہ تمسخر کہا ان پر نمک ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم کہتے ہو تو نمک ہوگا۔ جب وہ تاجر دہلی پہنچا تو دیکھا کہ شکر کی جگہ نمک تھا۔ وہ پریشان ہوا اور اپنی گستاخی پر نادم ہوا اور واپس پاک پتن آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی گستاخی کی معافی مانگی اور کہا اونٹوں پر شکر تھی مگر میں نے کہا نمک ہے پھر جب دہلی پہنچ کر دیکھا تو واقعی نمک تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر شکر تھی تو پھر شکر ہی ہوگی چنانچہ جب اس تاجر نے دوبارہ دیکھا تو وہاں شکر موجود تھی اس واقعہ کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ ''گنج شکر'' کے لقب سے مشہور ہوئے۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۷۴

کیچڑ منہ میں جاتے ہی شکر بن گیا

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے لقب "گنج شکر" کے متعلق یہ بھی روایت ملتی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ دہلی میں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھے تو ایک دن بارش کی وجہ سے راستہ میں کیچڑ تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ راستہ سے گزرے تو پاؤں پھسل گیا اور کیچڑ کے چھینٹے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے منہ میں چلے گئے اور وہ چھینٹے منہ میں جاتے ہی شکر بن گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ واقعہ بیان کیا تو انہوں نے فرمایا جیسے یہ کیچڑ تمہارے منہ میں شکر بن گیا اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے فضل سے گنج شکر بنائے گا چنانچہ اس واقعہ کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کا لقب "گنج شکر" مشہور ہوا۔

O......O......O

قصہ نمبر ۷۵

خاک منہ میں جاتے ہی شکر بن گئی

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ جن دنوں بیابانوں میں سخت مجاہدہ میں مشغول تھے تو ایک دن پیاس کا غلبہ ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پانی کی تلاش شروع کی اور پھر ایک کنوئیں پر پہنچے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کنوئیں پر نہ ہی کوئی ڈول ہے اور نہ ہی کوئی رسی ہے کہ اس سے پانی نکال سکیں۔ ابھی اسی سوچ میں گم تھے ایک ہرن آیا اور جب وہ کنوئیں کی منڈیر پر پہنچا تو پانی خود بخود اوپر چڑھ آیا اور اس ہرن نے سیر ہو کر پانی پیا۔ جب وہ ہرن پانی پی کر چلا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پانی پینے کی کوشش کی مگر پانی نیچے چلا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا چہرہ آسمان کی جانب بلند کیا اور عرض کیا اے اللہ! یہ کیا ہے تو نے ایک ہرن کو تو پانی پلایا اور مجھے اس پانی سے محروم رکھا۔ غیب سے آواز آئی تم نے پانی کے حصول کے لئے ڈول اور رسی کا سہارا تلاش کیا جبکہ ہرن ان سب سے بے نیاز تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ندائے غیبی کے بعد پانی کی خواہش ترک کر دی اور چالیس دن تک شدید مجاہدہ کیا۔ چالیس دن بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ خاک منہ میں ڈالی تو وہ خاک منہ میں جاتے ہی شکر بن گئی۔ ندائے غیبی آئی ہم نے تمہیں اپنے مقبول بندوں میں شامل کیا اور تمہاری عبادت و ریاضت کو قبول کیا اور تمہیں شیریں سخنوں میں شامل کرتے ہوئے گنج شکر بنایا۔

قصہ نمبر ۷۶

خواجہ خواجگان رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر چلہ کرنا

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں سلطان الہند، خواجہ خواجگان، حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر چلہ کر رہا تھا۔ ذی الحجہ کا چاند نظر آ گیا اور عرفہ کی شب میں خواجہ خواجگان رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک کے سرہانے گیا اور وہاں بیٹھ کر قرآن مجید کی تلاوت کرنے لگا۔ میں نے پندرہ سپارے پڑھے تھے اور پھر دورانِ تلاوت میں ایک حرف بھول گیا۔ اس دوران خواجہ خواجگان رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک سے آواز آئی کہ تم نے فلاں حرف چھوڑ دیا ہے اسے پڑھو۔ میں نے وہ حرف پڑھا۔ قبر مبارک سے دوبارہ آواز آئی کہ عمدہ طریقے سے پڑھو چنانچہ میں نے عمدہ طریقے سے پڑھا۔ قبر مبارک سے پھر آواز آئی صالح بیٹا ایسا ہی ہونا چاہئے۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب میں قرآن مجید کی تلاوت کر چکا تو میں نے خواجہ خواجگان رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں اپنا سر رکھ دیا اور عرض کیا حضور! بہتر جانتے ہیں کہ بروزِ حشر میرا شمار کس گروہ میں ہو گا؟ قبر مبارک سے آواز آئی جو چار رکعت نماز نفل پڑھتا ہے وہ جنتی ہے۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے قبر مبارک کو بوسہ دیا اور وہاں سے روانہ ہوا۔

قصہ نمبر ۷۷

بی بی ہزیرہ رحمۃ اللہ علیہا سے نکاح کا واقعہ

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے دوسری شادی بی بی ہزیرہ رحمۃ اللہ علیہا سے کی جو سلطان غیاث الدین بلبن کی صاحبزادی تھیں۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری شادی کے متعلق منقول ہے کہ سلطان غیاث الدین بلبن، آپ رحمۃ اللہ علیہ کا معتقد تھا اور ایک دن وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل کر لیتا ہوں مگر میرے اہل و عیال اس سعادت سے محروم ہیں اور وہ پردہ کی وجہ سے یہاں نہیں آ سکتے اور یہ خواہش رکھتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے گھر تشریف لائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے غیاث الدین بلبن کی دعوت قبول فرما لی اور پھر غیاث الدین بلبن کے گھر پہنچے۔ غیاث الدین بلبن کے گھر کی مستورات حاضر خدمت ہوئیں اور ان میں غیاث الدین بلبن کی بیٹی بی بی ہزیرہ رحمۃ اللہ علیہا بھی تھیں۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے بی بی ہزیرہ رحمۃ اللہ علیہا کو دیکھا تو اپنی نگاہیں جھکا لیں اور پھر دوبارہ سر اٹھا کر دیکھا اور دوبارہ نگاہیں جھکا لیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ، غیاث الدین بلبن کے گھر سے لوٹے تو غیاث الدین بلبن نے ایک وزیر کے ذریعے یہ پیغام بھیجا حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میری صاحبزادی کو دو مرتبہ دیکھا اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے بارگاہ خداوندی سے یہ پیغام مل رہا تھا کہ تم میری رضا کی خاطر نکاح کر و اور

میں اس فکر میں مبتلا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم کہاں کا ہے؟ پھر جب میں تمہارے گھر گیا اور تمہاری بیٹی کو دیکھا تو میں نے بارگاہِ الٰہی سے رجوع کیا اور وہاں سے مجھے یہ ندا سنائی دی کہ تم اس لڑکی سے شادی کرو۔ میں نے دوبارہ تمہاری بیٹی کو دیکھا اور بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا میں راضی ہوں۔ اس وزیر نے غیاث الدین بلبن کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جواب پہنچا دیا۔ غیاث الدین بلبن بہت خوش ہوا اور اس نے بخوشی اپنی بیٹی بی بی ہزیرہ رحمۃ اللہ علیہا کا نکاح آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کر دیا۔

O......O......O

قصہ نمبر ۷۸

شرف الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ کی خادمہ

حضرت قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے شرف الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ جو ناگور میں مقیم تھے۔ انہوں نے ارادہ کیا میں بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوں اور ہدیہ عقیدت پیش کروں۔ وہ اس نیت کے ساتھ ناگور سے روانہ ہوئے اور ان کی ایک خادمہ بھی تھی۔ اس خادمہ نے عرض کیا جب آپ، بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوں اور اپنا ہدیہ عقیدت پیش کریں تو میرا اسلام بھی عرض کریں اور اس نے ایک کڑھا ہوا رومال دیا کہ یہ میری جانب سے بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیجئے گا۔

شرف الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ جب بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے اور اپنا ہدیہ عقیدت پیش کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی خیریت دریافت فرمائی اور پھر شرف الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میرے پاس ایک خادمہ ہے اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سلام بھیجا ہے اور یہ رومال آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بطورِ نذر بھیجا ہے۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے وہ رومال ہاتھ میں پکڑا تو فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ اس خادمہ کو آزاد کرے۔"

شرف الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ جب بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ سے رخصت ہوئے تو دل میں خیال آیا کہ حضرت نے فرمادیا اب وہ خادمہ آزاد ہوگی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کہا ہوا

پورا ہوتا ہے۔ پھر یہ بھی خیال آیا کہ اس خادمہ کی قیمت بہت زیادہ ہے میں اسے کیسے آزاد کرسکتا ہوں، ایسا کرتا ہوں کہ اسے فروخت کر دیتا ہوں ہو سکتا ہے جو اسے خریدے وہی اسے آزاد کر دے۔ پھر یہ خیال آیا کہ اگر کسی دوسرے نے اسے خرید کر آزاد کر دیا تو ثواب تو اسے ملے گا اور میں ثواب سے محروم رہ جاؤں گا چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ واپس آئے اور بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں نے اس خادمہ کو آج سے آزاد کیا۔

قصہ نمبر ۷۹

حاضرین میں شربت تقسیم فرمانا

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ افطار کے وقت شربت نوش فرماتے تھے اور یہ شربت ایک پیالے میں لایا جاتا جس میں تھوڑا سا منقیٰ بھی ڈالا جاتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس میں سے آدھا یا تہائی حصہ حاضرین میں تقسیم فرما دیتے اور جو بچ جاتا وہ خود نوش فرماتے تھے اور اس دولت کو پانے والے انتہائی خوش قسمت ہوتے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے دو چپڑی روٹیاں لائی جاتیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ان روٹیوں میں سے ایک روٹی کے بھی ٹکڑے کر کے حاضرین میں تقسیم فرما دیتے اور ایک روٹی خود تناول فرماتے اور بعد نمازِ عشاء اوراد و وظائف میں مشغول ہو جاتے تھے۔

○…○…○

قصہ نمبر ۸۰

تلاوتِ قرآن مجید کا ثواب

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی تلاوت کے بے شمار فوائد ہیں اس سے آنکھوں کی بینائی تیز ہوتی ہے اور قرآن مجید کے ہر حرف کے بدلے میں اللہ تعالیٰ ایک ہزار سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے اور جو چاہے کہ درست کلام کرنا چاہے اسے چاہئے کہ وہ کلامِ خداوندی میں مشغول رہے اور جو چاہے کہ وہ نیک بخت ہو اسے چاہئے کہ تلاوتِ قرآن مجید کو اپنی عادت بنالے اور انسانی قلب ہر روز ستر مرتبہ یہ ندا دیتا ہے کہ اگر تجھے ہماری خواہش ہے تو تمام کام چھوڑ کر تلاوتِ قرآن مجید میں مشغول ہو جا۔

قصہ نمبر ۸۱

انوار و تجلیات کی بارش

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں خلوت میں یادِ خداوندی میں مشغول تھا اور جب میں سورۂ اخلاص کی تلاوت پر پہنچا تو مجھ پر عالم تجلی سے انوار و تجلیات کی بارش ہوئی اور میں ان انوار کی بدولت عشق و محبت کے صحرا میں جا پڑا اور جب وہاں سے نکلا تو اللہ تعالیٰ کے عشق کے دریا میں ایسا ڈوبا کہ سات دن تک یہی حالت رہی اور پھر میں عالم صحو میں آیا۔

O......O.........O

قصہ نمبر ۸۲

کمر کا درد جاتا رہا

خواجہ احمد سیوستانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے لئے وضو اور غسل کا پانی مشک میں بھر کر لایا کرتا تھا ایک مرتبہ میری کمر میں شدید درد ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس دوران حکم دیا کہ پانی بھر کر لاؤ۔ میں نے عرض کیا میری کمر میں شدید درد ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اپنے پاس بلایا اور مجھے جھکنے کو کہا۔ میں حسب فرمان جھکا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میری کمر پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا اور پھر فرمایا کہ جاؤ پانی بھر کر لاؤ چنانچہ میں پانی بھر کر لے آیا اور مجھے کمر میں معمولی تکلیف بھی نہ ہوئی۔

خواجہ احمد سیوستانی رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ قصہ بیان کیا تو فرمایا کہ اس وقت میری عمر سو برس کے قریب ہے اور اس وقت جب میری کمر میں درد ہوا تھا میں جوان تھا اور اس کے بعد میری کمر میں کبھی درد نہیں ہوا۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۸۳

دین اسلام کا چھٹا رکن

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ دین اسلام کے بنیادی ارکان پر پابندی کے قائل تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں اور ارادت مندوں کو بھی ان پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پاک پتن کے نواح میں ایک دنیادار عالم تھا اور وہ اپنے علم پر بے حد مغرور تھا اور اپنی علمی قابلیت کی بناء پر کسی کو خاطر میں نہ لاتا تھا اور اکثر اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں گستاخی کیا کرتا تھا۔ ایک دن وہ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ وعظ فرما رہے تھے۔ اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے یوں حقارت کے ساتھ بات کی جیسے وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تذلیل کر رہا ہو۔ جب وہ کافی دیر تک آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے اپنی علمیت جھاڑتا رہا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تبسم فرمایا اور دریافت کیا حضرت! دین اسلام کے کتنے ارکان ہیں؟ اس عالم نے جب بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کا سوال سنا تو کہنے لگا دین اسلام کے پانچ رکن ہیں اور پھر اس نے ان کے نام بتائے کلمہ، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تبسم فرمایا اور فرمایا میں نے سنا ہے کہ دین اسلام کے چھ رکن ہیں۔ اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو غصہ میں بپھر ہو گیا اور کہنے لگا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جو سنا ہے وہ غلط ہے۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے بعض اہل علم سے ہی سنا ہے کہ دین اسلام

کا چھٹا رکن روٹی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات کو سن کر وہ مزید غصہ میں آ گیا اور کہنے لگا ان جاہلوں نے ایسے فضول مسائل پیدا کر دیے ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی یہ حق نہیں پہنچتا کہ علمی و دینی مسائل میں مداخلت کریں اور پھر اس نے قرآن مجید کی آیت ذیل کی تلاوت کی جس کا ترجمہ ہے۔

''نصیحت کے بعد ظالموں کے پاس ہرگز نہ بیٹھو۔''

اور پھر وہ یہ آیت پڑھتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے اسے روکنے کی کوشش کی مگر وہ غصہ میں بھرا ہوا تھا۔ پھر کچھ عرصہ بعد وہ عالم حج کی غرض سے بلادِ عرب روانہ ہوا اور پھر سات برس تک مکہ مکرمہ میں مقیم رہا۔ سات برس بعد جب وہ واپسی کی غرض سے بحری جہاز میں سوار ہوا تو دورانِ سفر بحری جہاز سمندری طوفان میں پھنس گیا اور پھر جلد ہی بحری جہاز کے پرخچے اڑ گئے اور وہ عالم ایک تختہ پر اپنی جان بچانے میں کامیاب رہا اور وہ تختہ ایک ویران جزیرہ کے کنارے جا لگا۔

اس ویران جزیرے پر سبزہ کا کہیں نام و نشان نہ تھا اور نہ ہی پینے کے لئے پانی تھا۔ جب وہ عالم پانی اور خوراک کی تلاش سے نڈھال ہو گیا تو ایک پہاڑی غار میں رات قیام کرنے کی غرض سے رک گیا۔ اس عالِم کی حالت کئی دن کی بھوک پیاس سے خراب ہو رہی تھی۔ پھر اچانک ایک شخص آیا اور اس نے سر پر خوان اٹھا رکھا تھا اور اعلان کر رہا تھا کہ روٹی لے لو۔ اس عالم نے اس شخص سے کہا میں مسافر ہوں اور بحری جہاز غرق ہونے کے بعد اس جزیرے میں آن پہنچا ہوں اور کئی دن سے بھوکا پیاسا ہوں تم مجھے کھانے کے لئے روٹی دے دو۔ اس شخص نے کہا میں بغیر رقم کے روٹی فروخت نہیں کروں گا۔ وہ عالم بولا کہ میرے پاس روٹی خریدنے کے لئے پیسے نہیں اور کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ وہ شخص بولا ہاں! میں مسلمان ہوں۔ وہ عالم بولا کہ

میں بھی مسلمان ہوں اور عالم دین ہوں اور سات مرتبہ فریضہ حج ادا کر چکا ہوں۔ ہمارے مذہب نے یہ تعلیم دی ہے کہ بھوکے، پیاسے اور مسافر کی مدد کیا کرو اور اس وقت میں اس بات کا حقدار ہوں کہ تم میرے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ اللہ عزوجل تمہیں عمدہ صلہ عطا فرمائے گا۔ اس شخص نے کہا اگر میں نے یونہی مفت روٹیاں کھلانا شروع کر دیں تو میں اپنے بچوں کو کیا کھلاؤں گا؟ وہ عالم بولا اگر تم مجھے روٹی کھانے کو دو گے تو میں تمہیں اپنے سات حج کا ثواب تمہیں دے دوں گا۔ وہ شخص اس عالم کی بات مان گیا اور اسے کھانے کو روٹی اور پینے کو پانی دیا۔ پھر وہ شخص پہاڑوں کے درمیان غائب ہو گیا۔ کچھ دن پھر گزرے اور وہ عالم پھر بھوک پیاس سے نڈھال ہوا تو وہ شخص ایک مرتبہ پھر ظاہر ہوا اور اس مرتبہ اس نے اس عالم کو اس کے زندگی بھر کے روزوں کے عوض روٹی کھلا دی۔ پھر کچھ دن گزرے اور جب بھوک پیاس نے اس عالم کو ستایا تو پھر وہ شخص ظاہر ہوا اور اس مرتبہ اس نے اس عالم کی زندگی بھر کی نمازوں کے عوض اسے روٹی کھلائی۔ پھر جب کچھ دن مزید گزرے اور بھوک پیاس کا غلبہ ہوا تو اس مرتبہ وہ شخص اس عالم کو اس کی زکوٰۃ کے عوض کے روٹی کھلا گیا۔ جب مزید کچھ دن گزرے اور اس عالم کو اس جزیرے سے نکلنے کی کوئی راہ دکھائی نہ دی تھی اور وہ ایک مرتبہ پھر بھوک پیاس سے نڈھال تھا کہ وہ شخص ظاہر ہوا۔ اس مرتبہ اس شخص نے اس عالم سے یہ تحریر لکھوائی کہ میں نے اپنی زندگی بھر کی تمام نیکیاں روٹی کھلانے والے کو دے دیں تو اس شخص نے اس عالم کو روٹی کھلا دی اور پینے کو پانی بھی دیا۔ اس واقعہ کے چند دن بعد ایک بحری جہاز اس جزیرے کے ساحل پر آیا اور اس عالم نے اپنے سر کا عمامہ کھول کر لہرایا جسے دیکھ کر بحری جہاز والوں کو علم ہوا کہ جزیرے پر کوئی شخص موجود ہے۔ انہوں نے ایک کشتی بھیجی اور یوں یہ

عالم اس بحری جہاز پر سوار ہو کر ہندوستان پہنچا۔ جب وہ عالم پاک پتن پہنچا اور اس کی ملاقات بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی تو اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے سفر حرمین سے بتایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خوشی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ اب تو تم مجھ سے ناراض نہیں ہو؟ وہ بولا کہ مجھے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کچھ ناراضگی نہیں اور اگر ناراضگی ہوتی تو میں یوں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ہرگز بات نہ کرتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا سفر حرمین سے قبل میں نے تم سے کہا تھا کہ دین اسلام کے چھ رکن ہیں تو تم نے میری بات پر غصہ کا اظہار کیا اور ہمیں ظالم قوم بنا دیا۔ وہ عالم، بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر بولا مجھے یہ واقعہ یاد نہیں مگر میرا مؤقف یہی ہے کہ دین اسلام کے پانچ رکن ہیں اور کچھ لوگ اپنی جہالت کی بناء پر غلط بات کرتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں تمہیں دین اسلام کے چھٹے رکن کے متعلق بتاتا ہوں کہ دین اسلام کا چھٹا رکن روٹی ہے اور اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یقین نہیں تو میں وہ تحریر دکھا سکتا ہوں جو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر کی تھی۔

وہ عالم، بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی بات نہ سمجھ سکا اور کہنے لگا کہ مجھے وہ تحریر دکھائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خادم سے کہا فلاں کتاب لاؤ۔ جب خادم وہ کتاب لایا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خادم اور دیگر لوگوں کو وہاں سے ہٹا دیا اور پھر کتاب کے ورق پلٹنے کے بعد ایک جگہ موجود اس عالم کی تحریر کردہ وہ تحریر دکھا دی جو اس نے روٹی کھلانے والے شخص کو لکھ کر دی تھی۔ اس عالم نے وہ تحریر دیکھی تو بے ہوش ہو گیا اور پھر جب ہوش آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ سے معافی مانگی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت ہو کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ارادت مندوں میں شامل ہو گیا۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۸۴

ایک جوگی کے اسلام قبول کرنے کا قصہ

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ دیپالپور تشریف لے گئے اور دیپالپور میں ایک جوگی کا شہرہ تھا جو اپنے فن کا ماہر تھا اور اس نے یہ ارادہ کر رکھا تھا جب کسی کامل درویش کی اس پر نگاہ پڑی اور اس کے کانوں کے مندرے گر گئے تو وہ ان کا مرید ہو جائے گا اور اسلام قبول کر لے گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب دیپالپور گئے اور اس جگہ سے گزر ہوا جہاں وہ جوگی رہتا تھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ جوگی پر پڑی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ پڑتے ہی جوگی کے کانوں میں پڑے مندرے گر گئے اور جوگی جان گیا کہ یہ کامل درویش ہیں مگر اس نے آزمائش کے لئے اپنے مندروں کو زمین میں گاڑ دیا اور دل میں سوچا کہ اگر یہاں پر درخت اُگ آئے تو میں جان لوں گا کہ یہ کامل درویش ہیں۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ اس جوگی کے حال سے آگاہ ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان مندروں کو اٹھایا اور بسم اللہ پڑھ کر انہیں دوبارہ زمین میں گاڑ دیا۔ زمین سے درخت نکل آیا اور وہ جوگی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت دیکھ کر مسلمان ہو گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت کر کے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہو گیا۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۸۵

اللہ تعالیٰ تک رسائی پانے کا ذریعہ

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ سے اللہ تعالیٰ تک رسائی کے متعلق پوچھا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اندھا بن کر، گونگا بن کر، بہرہ بن کر اللہ تعالیٰ تک پہنچا جا سکتا ہے اور جس کے یہ تینوں حواس جاتے رہے وہ اللہ تعالیٰ تک رسائی پا گیا اور جب تک یہ تینوں حواس موجود ہیں اللہ تعالیٰ تک رسائی محال ہے اور محبت کو چار مقامات کے سوا کسی وقت قرار نہیں۔ ایک گھر کے کونے میں جہاں کوئی دوسرا موجود نہ ہو، دوسرا مسجد میں جو دوستوں کا مقام ہے، تیسرا قبرستان میں جو گناہوں سے عبرت کی جگہ ہے اور چوتھی وہ جگہ جہاں اس کے اور ذاتِ حق کے سوا اور کوئی موجود نہ ہو۔

قصہ نمبر ۸۶

روحانی تصرف

ایک مرتبہ ایک بیوہ عورت روتی ہوئی بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے رونے کی وجہ دریافت کی تو اس نے عرض کیا میں پاک پتن ہی کی رہائشی ہوں اور میرا ایک بچہ تھا جو جوان ہو کر فوج میں ملازم ہو گیا اور اب ایک مدت بیت گئی میرے بیٹے کی کچھ خبر نہیں ہے۔ میں اپنے بیٹے سے جدائی کے غم میں آنسو بہاتی ہوں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے بتائیں کہ میرا بیٹا زندہ ہے یا مر گیا ہے؟

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے مراقبہ کیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس عورت کے بیٹے کو ایک پہاڑی مقام پر مویشی چراتے ہوئے پایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے روحانی تصرف کی بناء پر اس لڑکے کو وہاں سے پاک پتن لے آئے۔ وہ عورت اور اس کا بیٹے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت ہو گئے اور پھر اس عورت نے اپنی زمین جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک واقع ہے وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نذر کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس زمین پر حجرہ تعمیر کیا اور ساتھ ہی لنگر خانہ بھی تعمیر کیا۔ پھر کچھ عرصہ بعد وہاں درویشوں کے لئے مزید حجرے بھی تعمیر کروائے تاکہ درویشوں کو رہائش کی تنگی کا سامنا نہ ہو۔

○......○......○

قصہ نمبر ۸۷

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف فرمانا

حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ ایک شخص میرا مرید ہوا اور کچھ عرصہ میرے پاس رہا پھر جب وہ میرے پاس سے چلا گیا تو اپنی پہلی حالت پر واپس آ گیا۔ اسی طرح ایک اور شخص میرا مرید ہوا اور وہ بھی جب تک میرے پاس رہا درست رہا مگر جب واپس گیا تو اپنے پہلے حال پر واپس لوٹ گیا مگر جب سے مولانا نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ میرے پاس آئے ہیں یہ اپنے پہلے حال کو واپس نہیں لوٹے اور ان کی محبت اور خلوص آج بھی برقرار ہے۔

○......○......○

قصہ نمبر ۸۸

دعا کے آداب

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں ایک دعا تھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کون ہے جو اس دعا کو یاد کرے۔ میں سمجھ گیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے متعلق ارشاد فرما رہے ہیں چنانچہ میں نے سلام کیا اور عرض کیا حضور! کیا میں اسے یاد کرلوں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ وہ دعا مجھے عطا فرمائی اور میں نے اس دعا کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے پڑھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میری اصلاح فرمائی اور فرمایا کہ یوں پڑھو۔ میں نے پھر پڑھا اور پھر وہ دعا مجھے یاد ہو گی۔ جب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت سے واپس ہوا تو مولانا بدرالدین اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے کہا تم نے مرشد پاک کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق دعا یاد کر لی اور تم نے دعا کے آداب کو ملحوظ رکھا جبکہ ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں تھا جو اس دعا کو اس کے آداب کے ساتھ یاد رکھتا۔

○......○......○

قصہ نمبر ۸۹

محبت کی آگ

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں دورانِ سیاحت جب میں بغداد میں مقیم تھا تو میری ملاقات ایک درویش سے ہوئی جو سجدہ سے سر اٹھاتے تو بارگاہِ خداوندی میں عرض کرتے۔

"اے اللہ! تو نے اگر قیامت کے دن مجھے دوزخ میں ڈالا تو
میں اسرارِ عشق کا ایک ایسا راز ظاہر کروں گا کہ دوزخ مجھ سے
ایک ہزار سال کی دوری پر چلی جائے گی۔"

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں محبت کی آگ کے سامنے کسی دوسری آگ کو سر اٹھانے کی اجازت نہیں اور اگر کوئی دوسری آگ سر اٹھائے گی تو وہ آگ خود برباد ہو جائے گی۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۹۰

ناقص کی دعا کامل کے حق میں کیسے مقبول ہو سکتی ہے؟

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے پاک پتن میں شہداء کے قبرستان بھیجا۔ جب میں شہداء کی زیارت کے بعد لوٹا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"مولانا نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! تمہاری دعا نے اثر نہیں کیا۔"

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرے پاس آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات کا کچھ جواب نہ تھا۔ ایک دن میں شہداء کے قبرستان گیا اور جب واپس لوٹا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے پھر فرمایا

"مولانا نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! تمہاری دعا نے اب بھی کچھ اثر نہیں کیا۔"

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس وقت میرا ایک دوست علی بہاری وہاں موجود تھا اس نے عرض کیا حضور! ہم ناقص ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کامل ہیں پھر ہم ناقص و عاجز کی دعا کامل کے حق میں کیسے مقبول ہو سکتی ہے؟

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے علی

بیماری کی بات نہ سنی اور پھر اس بات کو میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گوش گزار کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں بارگاہِ خداوندی میں دعا گو ہوں کہ تم بارگاہِ خداوندی میں جو بھی دعا کرو وہ قبول ہو اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم اور مولانا بدر الدین اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فلاں جگہ چلے جاؤ اور عبادتِ خداوندی میں مشغول رہو۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اپنا عصا عطا فرمایا اور میں مولانا بدر الدین اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ اس جگہ چلا گیا اور عبادتِ خداوندی میں مشغول رہا۔ اگلے دن شب بیداری کے بعد میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم نے بہت اچھا کیا۔

قصہ نمبر ۹۱

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے لئے دعا فرمانا

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے وصال سے قبل جب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ پاک پتن تشریف لائے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا لعابِ دہن ان کے منہ میں ڈالا اور انہیں قرآن مجید حفظ کرنے کی وصیت کی اور پھر فاتحہ پڑھنے کے بعد حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں دعا فرمائی۔

"اے اللہ! مولانا نظام (رحمۃ اللہ علیہ) کو مخلوق کے دروازے پر نہ لے جانا۔"

پھر بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"مولانا نظام (رحمۃ اللہ علیہ)! تمہیں دین و دنیا دونوں عطا کئے گئے اور ہر شے ایک دن ختم ہو جائے گی، تم دہلی چلے جاؤ تمہیں دہلی کی خلافت عطا کی جاتی ہے اور تم دہلی میں رہ کر اہل ہند کی رشد و ہدایت کا فریضہ انجام دو اور میری بجائے تمہارا ایک دفعہ کسی پر نگاہ کرنا کافی ہو گا۔"

قصہ نمبر ۹۲

شرعی عذر

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ مرضِ وصال میں مبتلا ہوئے اور اس دوران رمضان المبارک شروع ہو گیا آپ رحمۃ اللہ علیہ بیماری کی وجہ سے کبھی روزہ رکھتے اور کبھی روزہ نہ رکھتے تھے۔ ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں خربوزہ پیش کیا گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی دو قاشیں تناول فرما کر بقیہ خربوزہ میری جانب بڑھا دیا۔ میں اس وقت روزہ سے تھا مگر اس خیال سے کہ مرشد پاک کی عنایت ہے اور یہ سعادت ہر کسی کا مقدر نہیں ہوتی میں اسے کھا لیتا ہوں اور بعد میں کفارہ کے طور پر دو ماہ کے روزے رکھ لوں گا۔ میں نے جیسے ہی وہ خربوزہ کھانا چاہا آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے ارادہ سے آگاہ ہو گئے اور فرمایا۔

"مولانا نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! ایسا نہ کرنا میں نے شرعی عذر کی بناء پر روزہ نہیں رکھا۔"

O---O---O

قصہ نمبر ۹۳

مولانا نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ) کی امانت

حضرت سیّد محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ جو دہلی میں مقیم تھے وہ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی مرضِ وصال میں عیادت کے لئے پاک پتن تشریف لائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے حجرۂ خاص میں آرام فرما رہے تھے۔ حضرت سیّد محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ نے حجرہ میں داخل ہونا چاہا تو خدام نے روک دیا مگر پھر بھی حجرہ میں داخل ہو گئے اور قدم بوسی کی سعادت حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم کب آئے؟ حضرت سیّد محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا حضور! ابھی آیا ہوں اور مولانا نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ نے بھی سلام کہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا وہ کیسے ہیں؟ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا خرقہ خاص، مصلّے اور عصا جو سلسلہ عالیہ چشتیہ کے تبرکات تھے وہ حضرت سیّد محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کو دیئے اور فرمایا کہ یہ مولانا نظام رحمۃ اللہ علیہ کی امانت ہیں تم میرے وصال کے بعد یہ امانت ان کے سپرد کر دینا۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۹۴

مرضِ وصال میں بار بار غشی طاری ہونا

ذی الحجہ ۶۶۳ھ میں بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کا مرض شدید ہوتا چلا گیا اور ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شمس دبیر جو کہ درباری قوال تھے ان سے مثنوی مولانا نظام الدین گنجوی رحمۃ اللہ علیہ سنی اور اس مثنوی کو سنتے ہی کیفیت بے خود ہو گئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا خرقہ شمس دبیر کو دے دیا اور مزید کوئی بات نہ کی۔ محرم الحرام ۶۶۴ھ کا آغاز ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ بار بار غشی طاری ہونے لگی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک اس وقت ۹۳ برس ہو چکی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نماز باقاعدگی سے ادا فرماتے تھے اور اس دوران جب غشی طاری ہوتی تو ہوش میں آنے کے بعد دریافت کرتے کہ کیا میں نے نماز پڑھ لی اور یوں ہر نماز تین تین مرتبہ ادا فرماتے تھے۔ پانچ محرم الحرام کو تمام نمازیں باجماعت ادا فرمائیں اور معمول کے مطابق وظائف بھی پڑھے اور بعد نمازِ عشاء ایک مرتبہ پھر غشی طاری ہو گئی اور جب ہوش آیا تو دریافت کیا نمازِ عشاء پڑھ لی۔ عرض کیا گیا کہ پڑھ چکے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک مرتبہ پھر پڑھ لیتا ہوں پھر شاید دوبارہ اس کا موقع نہ ملے۔

○...○...○

قصہ نمبر ۹۵

بوقت وصال اللہ تعالیٰ راضی تھا

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے وصال سے قبل پانی منگوایا اور وضو کر کے دو رکعت نماز ادا فرمائی اور سجدہ میں چلے گئے اور کافی دیر تک یا حی یا قیوم پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی روح قبض ہوئی۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس رات بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے اس دنیا سے کوچ فرمایا پاک پتن میں موجود ایک درویش نے خواب میں دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں اور ندا جاری ہے۔

"خواجہ فرید الحق رحمۃ اللہ علیہ اپنے رب سے اس حال میں جا ملے کہ وہ اس سے راضی ہیں اور ان کا رب بھی ان سے راضی ہے۔"

قصہ نمبر ۹۶

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کا وصال

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے ۹۳ برس کی عمر میں محرم الحرام ۶۶۴ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کو خلہ کا مرض لاحق ہوا اور اس مرض میں جسم پر سوئیاں چبھتی ہیں۔ شعبان المعظم میں اس مرض نے شدت اختیار کی اور پھر رمضان المبارک شروع ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کچھ روزے قضا ہو گئے یہاں تک کہ اس مرض میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا تم دہلی چلے جاؤ اور بظاہر تم مجھ سے دور ہو گے مگر روحانی طور پر میرے پاس موجود ہو گے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو رخصت کیا اور فرمایا کہ تمہاری حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے اور وہ تمہارا نگہبان ہو گا۔

قصہ نمبر ۹۷

سیّد محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی چادر اوپر ڈالی

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کی خبر جیسے ہی پاک پتن اور اس کے نواح میں پھیلی لوگوں کا ایک ہجوم خانقاہ کی جانب امڈ آیا اور لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا آخری دیدار کرنے کے لئے جمع ہو رہے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تجہیز و تکفین کا وقت آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کفن دینے کے لئے کچھ موجود نہ تھا۔ حضرت سیّد محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی چادر اتار کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اوپر ڈال دی۔

قصہ نمبر ۹۸

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی تدفین

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کو غسل دینے کے بعد شہر سے باہر قبرستان شہداء میں مدفون کرنے کی غرض سے لے جایا گیا اور جنازہ میں لوگوں کا ایک ہجوم شریک تھا اس لئے نمازِ جنازہ بھی شہر سے باہر پڑھانے کا انتظام کیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ جو غیاث الدین بلبن کی فوج میں ملازم تھے انہیں خواب میں حکم ہوا اور وہ پاک پتن پہنچے جس وقت وہ پاک پتن پہنچے تو شہر کے تمام دروازے بند ہو چکے تھے چنانچہ وہ شہر سے باہر مقیم ہوئے اور صبح انہوں نے دیکھا شہر سے ایک جنازہ آ رہا ہے جس کے ساتھ لوگوں کا ایک ہجوم بھی ہے۔ جب جنازہ نزدیک آیا تو پتہ چلا کہ یہ ان کے والد کا جنازہ ہے۔ انہوں نے اپنے بھائیوں سے تدفین کے متعلق دریافت کیا تو بھائیوں نے کہا شہر سے باہر قبرستانِ شہداء میں تدفین کا ارادہ ہے۔

شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر تم نے شہر سے باہر تدفین کی تو پھر کوئی تمہیں ملنے نہیں آئے گا اور لوگ شہر سے باہر ہی مزار پر حاضری کے بعد واپس چلے جائیں گے چنانچہ شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کے مشورہ کے بعد نمازِ جنازہ لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے شہر سے باہر ہی پڑھائی گئی اور تدفین آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حجرہ میں کی گئی۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی نمازِ جنازہ مولانا سید بدر الدین اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی۔

O---O---O

قصہ نمبر ۹۹

میرے لئے مرشد پاک کا دیدار ہی کافی ہے

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ ایک دن حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی فاتحہ کے لئے شیرینی خریدنے دہلی کے ایک بازار گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب حلوائی کی دوکان پر پہنچے تو ایک جم غفیر دیکھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حلوائی سے لوگوں کے مجمع کے متعلق دریافت کیا تو حلوائی نے کہا کہ آج شیخ نجم الدین صغریٰ رحمۃ اللہ علیہ پر حال طاری ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ جس نے آج انہیں دیکھ لیا وہ جنتی ہوگا اور اس پر دوزخ کی آگ حرام کردی جائے گی چنانچہ لوگ ان کا دیدار کرنے کے لئے جوق در جوق جارہے ہیں اور انہوں نے جب لوگوں کا ہجوم دیکھا تو کہا کہ مجھے ایک ڈولی میں بٹھا کر شہر کا چکر لگواؤ تاکہ ہر کوئی ان کی صورت دیکھ لے اور اس سعادت سے محروم نہ رہے۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے حلوائی کی بات سنی تو دوکان کے ایک گوشے میں کھڑے ہوگئے اور پھر جب شیخ نجم الدین صغریٰ رحمۃ اللہ علیہ کی سواری گزر گئی تو شیرینی لے کر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا شیخ نجم الدین صغریٰ رحمۃ اللہ علیہ یوں فرماتے ہیں اور انہیں ڈولی میں بٹھا کر شہر کا چکر لگوایا

جا رہا ہے اور میں نے ان کا دیدار نہیں کیا کہ میرے لئے میرے مرشد پاک کا دیدار ہی کافی ہے۔

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر خاموشی اختیار کی اور مراقبہ کیا پھر فرمایا۔

''مولانا فرید رحمۃ اللہ علیہ! شیخ نجم الدین صغریٰ رحمۃ اللہ علیہ پر یہ راز کئی سالوں کی محنت کے بعد آشکار ہوا ہے مگر یاد رکھ کہ تیری قبر سے ملحقہ ایک دروازہ ہو گا اور جو کوئی اس دروازہ سے گزرے گا اس پر جہنم کی آگ حرام ہو گی اور جنت اس کے لئے واجب کر دی جائے گی۔''

O...O...O

قصہ نمبر ۱۰۰

بہشتی دروازہ کی حقیقت

بہشتی دروازہ کے متعلق یہ روایت بھی منقول ہے کہ جب بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک کی تعمیر مکمل ہوئی تو حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کے ہمراہ تشریف لائے اور مشرقی دروازہ سے نکل کر جنوبی دروازہ کی سمت تشریف لے گئے جہاں اب حجرۂ قدم مبارک موجود ہے۔

اس حجرہ کو حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے اسی لئے تعمیر فرمایا کہ یہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قدموں کے نشانات تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان نشانات کو بے ادبی سے بچانے کے لئے یہاں حجرہ مبارک تعمیر کیا جو اب حجرۂ قدم مبارک کے نام سے معروف ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا۔ "مولانا نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! تم یہ منادی کروا دو کہ جو بھی جن و انس اس دروازہ سے گزرے گا اس کے لئے بخشش اور امان ہے۔"

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر خود منادی کی اور اس اعلان کو سنتے ہی بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے ارادت مندوں نے "فرید فرید" کا نعرہ لگانا شروع کر دیا اور اس دروازہ سے والہانہ گزرنے لگے چنانچہ اب اسی فرمان کے مطابق لوگ بہشتی دروازہ سے مزارِ پاک کے اندر داخل ہوتے ہیں اور نوری دروازہ سے باہر نکل جاتے ہیں اور یہ نعرہ بلند کرتے جاتے ہیں۔

اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم چار یار حاجی خواجہ قطب فرید فرید فرید

کتابیات

۱۔ سیرت حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ......از.....حسیب القادری

۲۔ جواہر فریدی............از.........محمد علی اصغر چشتی

۳۔ تذکرہ فریدیہ..........از.........مولوی محمد مشتاق احمد

۴۔ ذکر سعید در سیرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ..........از..........محمد سعید شبلی کوٹی

۵۔ شان بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ..........از..........عالم فقری

۶۔ سوانح حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ..........از..........وحید احمد مسعود

۷۔ محبوب الٰہی..........از..........ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی

۸۔ تاریخ پاک پتن..........از..........میاں اللہ بخش طارق

۹۔ مقام گنج شکر..........از..........کپتان واحد بخش سیال

۱۰۔ اللہ کے سفیر..........از..........خان آصف

۱۱۔ تذکرہ حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ..........از..........طالب ہاشمی

۱۲۔ جہان خشت کراچی (بابا فرید نمبر)

۱۳۔ مجلہ معارف اولیاء (محکمہ اوقاف لاہور)

۱۴۔ احوال و آثار بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ..........از..........قاضی محمد حفیظ اللہ

۱۵۔ حضرت محبوب الٰہی..........از..........علامہ اخلاق حسین دہلوی

۱۶۔ انوار الفرید..........از..........مسلم نظامی

۱۷۔ سیرت حضرت بابا فرید الدین گنج شکر..........از..........سید ارتضیٰ علی کرمانی